REGD NO P.67

اللہ جل شانہ… الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ

بدر قادیان

جلد ۲۰

ایڈیٹر۔ محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:۔ خورشید انور

شمارہ ۳۴

شرح چندہ

سالانہ ۱۰ روپے

ششماہی ۵ روپے

ممالک غیر ۲۱ روپے

فی پرچہ ۲۵ روپے

۳ رجب ۱۳۹۱ ہجری | ۲۶ ظہور ۱۳۵۰ ہش | ۲۶ اگست ۱۹۷۱ عیسوی

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۳ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۹ ظہور کی موصولہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور تا حال اسلام آباد میں ہی قیام فرما ہیں۔ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں نائز المرامی کے لئے التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

قادیان ۲۳ ظہور۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ محترم موصوف آل کشمیر احمدیہ کانفرنس میں شمولیت کے لئے ایک دو روز میں عازم سرینگر ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سفر کو ہر طرح موجب برکت بنائے۔ اور سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور بخیریت قادیان واپس لائے۔ آمین۔

نصرت جہاں "آگے بڑھو" سکیم کے تحت

بواجے بو سیرالیون میں دوسرے احمدیہ نصرت جہاں کلینک کا شاندار افتتاح

پیراماؤنٹ چیفس، چیفڈم سپیکرز، سیکشن چیفس اور متعدد سیاسی اور مذہبی رہنماؤں اور سرکاری افسران کی بڑی تعداد میں شرکت

مہمان خصوصی جناب سی۔ پی۔ فولے صاحب وزیر صحت سیرالیون کا خطاب

ہفتہ بواجے بو میں نہایت شان و شوکت کے ساتھ۔ دوسرے احمدیہ نصرت جہاں کلینک کی افتتاحی تقریب کا آغاز کیا گیا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی حکومت سیرالیون کے وزیر صحت مکرم جناب سی۔ پی۔ فولے صاحب تھے۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ سیرالیون کے مرکزی عہدیداران علاقائی اور مقامی مبلغین کرام چاروں سیکنڈری سکولوں اور چند پرائمری سکولوں کے اساتذہ کرام مختلف علاقہ جات کے چھ پیراماؤنٹ چیف، چیفس چیفڈم سپیکرز۔ سیکشن چیفس۔ سیاسی اور مذہبی رہنما سوشل ورکرز اور مختلف جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کے نمائندگان کو ملا کر قریباً چار ہزار افراد نے اس تقریب میں شمولیت اختیار کی۔ بواجے بو میں قبل ازیں کبھی بعض اجتماعات دیکھنے میں آئے

(باقی صفحہ ۹ پر)

از مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح مبلغ سیرالیون

گزشتہ سال سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس مغربی افریقہ کے بعض ممالک کا دورہ فرمایا اس مقدس سفر کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضور پُرنور کے دل میں ان ممالک کی تعلیم و تربیت اور صحت کے لئے نہایت شاندار اور مضبوط بنیادوں پر مشتمل ایک سکیم کا القاء فرمایا۔ جسے بعد میں حضور انور نے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے نام سے موسوم فرمایا۔ اس سلسلہ میں حضور اقدس فرماتے ہیں:۔

"میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ اشارہ ہوا ہے کہ اب وقت ہے کہ علاوہ ایک دوسری سکیم کے ...... کم از کم ایک لاکھ پونڈ ان ممالک پر خرچ کر دینا چاہیئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو یہی نسل پالے جب میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ اشارہ پایا تو مجھے کوئی فکر نہیں ہوئی کہ میں ایک لاکھ پونڈ کہاں سے لاؤں گا ...... جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو لیکن میرے دل نے اس یقین کو پایا کہ جب اللہ تعالیٰ یہ کہتا ہے کہ کم از کم ایک لاکھ پونڈ یہاں خرچ کرو تو کم سے کم ایک لاکھ پونڈ مل جائے گا۔ فکر کرنے کی ضرورت نہیں اور جس رنگ میں وہ خرچ کرنا ہے اس کے لئے جس قسم کے آدمی چاہئیں وہ آدمی بھی میسر آجائیں گے۔"

(ماہنامہ تحریک جدید جنوری ۱۹۷۱ء صفحہ ۲۹)

نیز حضور اقدس نے فرمایا:۔

"اخلاص۔ محبت اور ہمدردی کے ساتھ میری آواز پر لبیک کہو اور بشاشت کے ساتھ قربانیاں دیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاؤ۔"

(تحریک جدید جنوری ۱۹۷۱ء صفحہ ۱۰)

سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی مبارک آواز پر مخلصین نے والہانہ طور پر لبیک کہا اور اپنی جانبازوں میں سے اس وقت تک تین ڈاکٹر سیرالیون پہنچ چکے ہیں:

(۱) مکرم ڈاکٹر محمد اسلم صاحب جہانگیری

(۲) مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب چوہدری

(۳) مکرم ڈاکٹر ماسٹر واحد حسن صاحب سیرالیون میں تشریف لا چکے ہیں۔ ان تینوں حضرات کی تقرری علی الترتیب جورو۔ بواجے بو اور روکوپر میں کی گئی ہے۔ جورو میں پہلے احمدیہ نصرت جہاں کلینک کا افتتاح ماہ احسان کی پانچ تاریخ کو ہو چکا ہے۔ الحمدللہ

مورخہ ۲ وفا (جولائی) ۱۳۵۰ھش بروز

سیرالیون میں نئی احمدی جماعتوں کا قیام

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد امیر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کی طرف سے موصول ہونے والی اطلاع قارئین کرام کے لئے مسرت انبساط اور ازدیاد ایمان کا باعث ہوگی کہ سیرالیون میں ماہ جون ۷۱ء میں ہمارے مرکزی مبلغین مکرم مولوی نظام الدین صاحب مہمان اور عزیز الرحمٰن صاحب خالد اور لوکل مبلغین مکرم جبریل کریم صاحب اور ابراہیم جالو صاحب کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں ۶۲-۱ افراد اور مکرم نذیر احمد صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن اور ان کے سٹاف کے نیک نمونہ اور حسن سلوک سے متاثر ہو کر سکول کی آخری ٹرم کا امتحان دے کر جانے والے طلباء میں سے ۲۲ طلباء نے بیعت کی ہے اور مذکورہ ۶۲- افراد میں سے ۵۰ افراد پر مشتمل ۵ نئی جماعتیں قائم ہو گئی ہیں۔ الحمدللہ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت بخشے اور اسلام کی حقیقت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے مبلغین کرام کی مساعی میں برکت ڈالتے ہوئے بہتر رنگ میں خدمت دین کی توفیق دے۔ نیز ان ممالک میں ہماری قائم ہونے والے سکولز کو وہاں دینی علوم ... کا مرکز بنائے تا ان ممالک میں جلد اسلام کا بول ...

(ادارہ بدر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان دارالامان

مورخہ ۲۶ ظہور ۱۳۵۰ ہش ۲۶ اگست ۱۹۷۱ء

دُنیا کا مستقبل اسلام کے ہاتھ میں!

اخبار الجمعیۃ دہلی کے جمعہ ایڈیشن مجریہ ۲۲ جولائی کے ٹائیٹل پیج پر بعنوان "دنیا کا مستقبل" حسب ذیل عبارت جلی قلم سے شائع ہوئی:-

"جارج برنارڈشا (۱۸۵۶-۱۹۵۰) مشہور انگریز مصنف تھے جن کو ۱۹۲۵ میں لٹریچر کا نوبل پرائز ملا۔

برنارڈشا ایک مرتبہ بمبئی سے گذرے۔ اس وقت ان سے ایک شخص نے پوچھا کہ دُنیا کا مستقبل کس کے ہاتھ میں ہے انہوں نے جواب دیا ــــ دُنیا کا مستقبل یا اسلام کے ہاتھ میں ہے یا کمیونزم کے ہاتھ میں۔"

مولانا محمد علی جوہر کو اس جواب کا علم ہوا۔ تو انہوں نے برنارڈشا کو ایک خط لکھا جس میں ان سے کہا گیا کہ جب اسلام کے بارہ میں آپ کے ایسے خیالات ہیں تو آپ کیوں نہیں اسلام قبول کر لیتے۔

اس کے جواب میں برنارڈشا نے لکھا "جب میں نے کہا تھا کہ دنیا کا مستقبل اسلام کے ہاتھ میں ہے تو اس سے میری مراد ابوبکرؓ اور عمرؓ کے اسلام سے تھی۔ محمد علی و شوکت علی کے اسلام سے نہیں تھی۔"

اگرچہ اس موقعہ پر برنارڈشا کا جو سیدھا جواب نقل کیا گیا ہے اس میں دُنیا کے مستقبل کے بارہ میں اسلام اور کمیونزم کو برابر کی پوزیشن میں ذکر کیا گیا ہے کسی ایک جانب کی قطعیت کا اظہار نہیں لیکن اس زمانہ میں یا اس سے قریب ہی مصنف مذکور کا ایک مفصل مقالہ بھی یاد پڑتا ہے جس میں قطعیت کے ساتھ با دلائل اس امر کا اظہار کیا گیا کہ "سو برس کے اندر یا اس کے قبل انگلستان خصوصاً اور دیگر مغربی ممالک اسلام قبول کرنے پر مجبور ہونگے۔"

اگرچہ اس وقت تو ممکن نہیں اس ساری تفصیل کا ذکر کیا جائے جس پر بنیاد رکھ کر برنارڈشا نے اسلام کے حق میں اس [illegible] حقیقت کا اظہار کیا البتہ اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ مصنف مذکور [illegible] دلیل کے ایسے ہی نہیں کہ دنیا [illegible] مستقبل اسلام کے ہاتھ میں ہے [illegible] دقیق مطالعہ اور دوسری [illegible] نظریات [illegible] کے بعد ہی انہوں نے اس رائے کا اظہار کیا ہے۔

عجیب اکہ مندرجہ اقتباس میں بھی مذکور ہے۔ برنارڈشا کی بلند شخصیت کو سمجھنے کے لئے یہی کافی ضمانت ہے کہ موصوف کو ۱۹۲۵ میں لٹریچر کا نوبل پرائز ملا۔ ایسا امتیازی پرائز دُنیا کے بہترین سائنس دان یا ادیب کو ہی دیا جاتا ہے۔ بجز خیالات کے لحاظ سے برنارڈشا اپنے وقت کا پکا ملحد و سوشلسٹ تھا۔ ادبی نقطۂ نظر سے نامور ادیب اور ایسا نقاد گذرا ہے کہ شاید ہی کوئی مذہب یا علمی، سیاسی و معاشرتی شعبہ اس کی تنقید سے بچ سکا ہو۔ بعض صورتوں میں کہ وہ کسی مذہب کے اصول سے خاص دلچسپی نہیں رکھتا تھا۔ اسلام کے بارہ میں اس کا ایسا بیان حیرت انگیز تو ہے۔ لیکن بے بنیاد نہیں۔ وہ خود اسلام کی حقانیت کا ثبوت دیتا ہے اس کا خیال تھا کہ عنقریب تمام سمجھدار انسان جو مذہب کی ضرورت سمجھتے اور محسوس کرتے ہیں کہ وہ ان کو روحانی و اخلاقی و معاشرتی نقطۂ نظر سے راہ راست پر چلانے اور دُنیا کو امن کے کاموں میں مدد کرے۔ ادھر اسلام کو ایک ایسا مکمل اور بے نقص مذہب پائیں گے جو ان کو خوشی۔ فائدہ اور ترقی یافتہ بنا سکے گا۔ اسلئے اسلام تمام دُنیا سے صلح رکھتا ہے اور ہر شخص کو اس دُنیا اور دُنیا سے مابعد کے بارے میں مایوس نہیں ہونے دیتا ہے۔

اسلام کی امتیازی شان پر مشتمل اس طرح کا اظہار خیال اسلام کے حق میں درحقیقت وہ اندرونی شہادت ہے جو ہر اس شخص کے سامنے ایک زبردست ثبوت کے طور پر جھلکتی ہوئی آجاتا ہے۔ جو بھی اس کی تعلیمات پر نظر ڈالتا ہے۔ بالخصوص جبکہ ایک شخص عصر حاضر کے تمام اُن نظریات کا تقابلی مطالعہ کرے جو اس وقت دُنیا کی قیادت کا دعوےٰ رکھتے ہیں اس تقابلی مطالعہ [illegible] حق پسند کو اسلام کی خوبیوں کا اعتراف [illegible] بغیر چارہ نہیں رہتا۔

[illegible] ایک مفصل مضمون [illegible] اسلام کے حق میں ایسے حیرت انگیز خیالات کا اظہار کیا ہے

باقی رہا دیئے گئے اقتباس میں اسلام کے مقابلہ میں کمیونزم کا ذکر۔ اول تو کمیونزم کو اسلام کے مقابل پر لایا ہی نہیں جا سکتا۔ اسلئے کہ یہ ایک سیاسی یا محض اقتصادی تحریک ہے۔ جبکہ اسلام جو ایک کامل مذہب کی نمائندگی کرتا ہے انسانی زندگی کے سبھی پہلوؤں میں انسان کی مکمل راہنمائی کرتا ہے۔ اسلام نے اپنی اس ہمہ جہتی راہنمائی میں مستقل طور پر کامیابی حاصل کی ہے۔ اس نے انسان کی تمدنی، اخلاقی اور روحانی زندگی کے تمام شعبوں میں (جن میں اقتصادی مسائل کا بہترین حل بھی ہے) مفصل ہدایات دی ہیں۔ اور انسان کی اعلیٰ قدروں کو اجاگر کر کے انسانیت کو نہایت درجہ اونچے مقام پر پہنچایا ہے۔ اس صورت میں کمیونزم کو جو صرف ایک ہی پہلو سے تعلق رکھتا ہے اسلام کے مقابل پر کیونکر لایا جا سکتا ہے۔

ماسوا اس کے اس وقت دُنیا کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ امن عالم کا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ اس مسئلہ کا خاطر خواہ حل کس کے پاس ہے۔ چونکہ اسلام انسانی زندگی کے سبھی شعبوں سے متعلق جامع تعلیم اور اصولی ہدایات رکھتا ہے۔ اس لئے بجا طور پر اس سے یہ توقع بھی کی جا سکتی ہے کہ وہ امن مسئلہ کا حل بھی بتائے۔ برعکس اس کے اگر دُنیا کے مستقبل کی قیادت کمیونزم سے وابستہ سمجھی جائے تو زیادہ سے زیادہ یہ ایک جزوی قیادت ہوئی۔ اور وہ بھی بدرجہا ناقص صورت میں کیونکہ اقتصادی مسائل کے حل میں بھی اسلام کے پیش کردہ اصول و تعلیمات نہایت درجہ جامع اور فائق ہیں۔ پھر مستقبل میں کمیونزم کی طرف سے دُنیا کی قیادت تو دُور کی بات ہے۔ دُنیا کے ایک حصہ میں اشتراکی اصولوں کو رائج ہوئے ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا۔ کہ اس کے خوش آئند نعروں کا کھوکھلا پن دُنیا پر ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہا۔ اس سلسلہ میں شری جے پرکاش نرائن کا درج ذیل ذاتی تجربہ بطور مثال ملاحظہ ہو:-

"ایک بار شری جے پرکاش نرائن نے کلکتہ میں مزدوروں کے جلسہ میں کہا تھا۔ "میں چاہتا ہوں کہ کارخانے مزدوروں کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں۔" میں جاننا چاہوں گا کہ کسی کمیونسٹ ملک میں آج کارخانے مزدوروں کے ہاتھ میں ہے؟ کسی بھی کمیونسٹ ملک میں ایک بھی کارخانہ بھی مزدوروں کے ہاتھ میں نہیں سوائے کچھ حد تک یوگوسلاویہ میں جس کو کمیونسٹ لوگ حقیقی کمیونسٹ ملک نہیں مانتے۔ کارخانے ہر جگہ سرکار کے قبضہ میں ہیں وہ مزدوروں کو دھوکا دیتے ہیں جب مزدوروں سے کہتے ہیں کہ راج تمہارا ہے گویا یہ کہا جاتا ہے کہ راج مزدوروں کا ہے وہ جب چاہیں اس کا استعمال کریں۔ کمیونسٹ ملکوں میں ہم جو پاتے ہیں وہ ایک طرح کا آمرانہ نظام ہے۔"

(الجمعیۃ دہلی جمعہ ایڈیشن مجریہ ۱۶ جولائی)

پس اشتراکیت کو اسلام کے مقابلہ میں کسی صورت میں نہیں لایا جا سکتا! یہی وجہ ہے کہ برنارڈشا نے بھی اپنے تفصیلی مضمون میں اسلامی تعلیم کی جامعیت اور اسلام کی عالمگیر پوزیشن کو وزن دار گردانا ہے اور اسلام کے حق میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

ہم دُنیا میں عالمگیر امن کی بات کر رہے تھے اور ضمناً کمیونزم کا بھی ذکر آیا ہے۔ ظاہر ہے کہ امن عالم میں خلل صرف اس وقت ہوتا ہے جب حقدار کو اس کے جائز حق سے محروم کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں اسلام نے بڑے ہی جامع طریق پر ہر حقدار کو اس کا حق دیا ہے انفرادی رنگ میں ایک شخص کا کیا حق ہے۔ پھر معاشرہ میں ہوتے ہوئے اس کو کون کون سے حقوق حاصل ہیں۔ ایک قوم کو دوسری قوم سے کیا حق حاصل ہیں۔ مستاجر اور اجیر، حکومت اور رعایا کے حقوق کی کیا تفصیل ہے۔ تقسیم دولت کے کیا اصول ہیں۔ وہ کونسے طریق ہیں کہ دولت چند ہاتھوں میں سمٹ کر نہ رہ جائے بلکہ سبھی افراد برابر طور پر اس طرح استفادہ کریں کہ طبقاتی کشمکش پیدا نہ ہو۔ ان سب باتوں میں اسلام نے بڑی تفصیل سے اور تسلی بخش رنگ میں راہنمائی کی ہے اس لئے اسلام کے بتائے ہوئے طریق پر عمل کرنے سے ہی دُنیا میں پائیدار امن قائم ہو سکتا ہے اور وہی اس قابل ہے کہ مستقبل میں دُنیا کی قیادت کرے۔

اسی قیادت کے سلسلہ میں ممکن ہے کہ بعض لوگوں کے لئے اسلام کا موجودہ ضعف اور ناتوانی کی حالت حیرت و استعجاب کا موجب ہے۔ لیکن یہ حالت بھی تو ان تقدیروں میں سے ایک تقدیر ہے۔ جس کا وارد ہونا قبل از وقت بتایا جا چکا ہے۔ پس تعجب کرنے والے [illegible]

(باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ ہو)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم دینی مصروفیات

انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں، نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینے والوں کے متعلق اظہار خوشنودی

از مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔اے

اسلام آباد۔ ۲۱ وفا ۱۳۵۰ ہش۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

احباب حضرت اقدس اور حضرت بیگم صاحبہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے دعا کرتے رہیں۔

مورخہ ۲۲ تا ۳۰ وفا کی تاریخ وار مختصر ڈائری ہدیۂ احباب ہے۔ ۲۲ وفا۔ آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح نو بجے سے رات کے دس بجے تک ڈاک ملاحظہ فرماتے رہے۔ درمیان میں حضور نے چند احباب کو ملاقات کا موقعہ بھی دیا۔ مصروفیت کی وجہ سے حضور شام کو باہر تشریف نہ لا سکے۔ محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب مع بیگم صاحبہ ربوہ سے بذریعہ موٹر کار صبح روانہ ہو کر یہاں بعد دوپہر بخیریت پہنچ گئے۔

مورخہ ۲۷ وفا۔ مقامی احباب کے علاوہ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب محترم شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی۔ محترم چوہدری صلاح الدین صاحب ناظم جائداد ربوہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور نے ازراہِ شفقت ان سے انفرادی طور پر ملاقات فرمائی۔ پونے بارہ بجے حضور بنفسِ نفیس وہ قطعہ زمین دیکھنے تشریف لے گئے۔ جہاں صدر انجمن احمدیہ کی کوٹھی زیرِ تعمیر ہے۔ محترم چوہدری صلاح الدین صاحب اور محترم عبدالغنی صاحب رشدی بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ حضور نے موقع پر مجوزہ عمارت اور اس کی تعمیر پر متوقع اخراجات کا پورا جائزہ لیا۔ کارکنان کو ضروری ہدایات سے نوازا۔ اس کوٹھی کے نقشے محترم رشدی صاحب نے بڑی محنت سے تیار کئے ہیں۔ علاوہ ازیں اس کی تعمیر کے کام کی نگرانی بھی بڑی جانفشانی سے وہی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے اور اپنے بے انتہا فضلوں سے نوازے۔

آج صبح تھوڑی دیر تک ہلکی ہلکی بارش ہوتی رہی مطلع دن بھر ابر آلود رہا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلتی رہی۔ پہلے چند دن تو یہاں بھی خاصی گرمی پڑتی رہی۔ بعض اوقات تو حبس بھی ہو جاتا تھا۔ آج شام کے وقت حضور ایدہ اللہ جب مقامی دوستوں میں رونق افروز ہوئے تو فرمایا گرمی میری بنیادی بیماری ہے اس سے مجھے ضعف بھی ہو جاتا ہے اور شوگر کی تکلیف بھی بڑھ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ آج تو موسم بڑا اچھا ہے۔ اگر موسم اسی طرح خوشگوار رہا تو انشاء اللہ جلد نارمل پر آجائے گی۔

بعض پھلوں کا ذکر ہوا تو حضور نے فرمایا جامن بڑا مفید پھل ہے۔ کئی بیماریوں مثلاً شوگر کا عمدہ علاج بھی ہے۔ اس کا سرکہ بھی بڑا اعلیٰ ہوتا ہے۔ مگر اس کی بے وقعتی کا یہ عالم ہے کہ لوگ اسے چیا بڑی میں اٹھائے گلی گلی فروخت کرتے پھرتے ہیں۔ فرمایا اس کا درخت پانچ سات سال میں پھل دینے لگ جاتا ہے اگر بروقت پھل نہ دے تو اس کے تنے پر کٹ دینے سے جلدی پھل آنے لگ جاتا ہے۔ اس کا پھل تو کارآمد ہے سو ہے اس کی گٹھلی بھی کئی یونانی دوائیوں میں استعمال ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے اندر یہ حس ودیعت کر رکھی ہے کہ خواہ کوئی سا پھل ہو میں اسے ہاتھ لگا کر بتا سکتا ہوں کہ یہ اندر سے ٹھیک ہے یا خراب۔ آپ نے محترم عبدالرحیم صاحب پراچہ کی اچھے پھلوں کے بارے میں پہچان کی تعریف فرمائی۔

حضور نے فرمایا مدوار بھی بڑی مفید جڑ ہے یہ ایک قسم کی جڑ ہوتی ہے۔ فرمایا اس کی تاثیرات کا اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامی نسخوں میں اس کا ذکر ہے اس کی ایک خوراک روزانہ بفضلہ تعالیٰ عورتوں اور بچوں کو بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ ویسے یہ بڑی سخت ہوتی ہے۔ پانی اس میں جذب نہیں ہو سکتا اس لئے اسے سرکہ میں ڈال دیا جاتا ہے سرکہ کو اپنے اندر پوری طرح جذب کر لینے پر نرم ہو جاتی ہے اور پھر خشک کر کے آسانی سے کھرل ہو سکتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج ہی بعض دوستوں کو درخواست پر انہیں جنہوں نے [illegible] معائنہ اجساد باذن اللہ اپنے دستِ مبارک سے مرحمت فرمائی۔ حضور نے اس کی افادیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ روس میں اس کے درجن سے زیادہ ریسرچ سنٹر قائم ہیں۔ روسی سائنسدانوں اور دوسرے ماہرینِ علم وفن کو یہ دوائی بطور ٹانک دی جاتی ہے۔

پچھلے دنوں میں سوات میں جو حادثہ فاجعہ رونما ہوا تھا آج اس کی صدائے بازگشت حضور کی مجلس میں بھی سنی گئی۔ اس حادثہ میں کئی گھروں کے چراغ گل ہو گئے۔ ملتان کا ایک ہونہار [illegible] ہی ذہین اور دو الدین کا اکلوتا بیٹا بھی اس حادثہ کی نذر ہو گیا غالباً اس کی نعش بھی [illegible] نہیں مل سکی۔ حضور نے اس حادثہ میں جاں بحق ہونے والوں کے متعلق گہرے رنج و افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا یہ انتہائی دردناک حادثہ ملکی قانون کا احترام نہ کرنے کی وجہ سے رونما ہوا ہے۔ فرمایا میں خود کئی بار سیر و سیاحت کی غرض سے سوات جاتا رہا ہوں۔ میں نے پہلے وہاں کبھی اس قسم کا قانون شکن نظارہ نہیں دیکھا۔ اس وقت تو منتظمہ کی نگرانی کا یہ حالت تھی کہ جب مجھے پہلی دفعہ سوات جانے کا اتفاق ہوا تو ہمارے جانے سے کچھ عرصہ پہلے دو غیر ملکی سیاح جو آپس میں میاں بیوی تھے غلطی سے ایک رات سڑک کے کنارے جنگل میں خیمہ زن ہو گئے۔ جہاں انہیں رات کے [illegible] بجے ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ مرد کو زخمی کر دیا۔ عورت کو ساتھ لے گئے۔ صبح کسی [illegible] نے دیکھا تو اس نے تھانہ میں رپورٹ دی۔ تھانیدار نے فوراً ٹیلیفون پر والی کو اطلاع کی۔ والی نے اسے حکم دیا تم فوراً جائے واردات پر پہنچو میں خود بھی پہنچ رہا ہوں۔ چنانچہ ڈاکہ کی جگہ کے ارد گرد کے سات آٹھ گاؤں میں قیامت برپا ہو گئی۔ والی نے ان گاؤں والوں سے کہا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے عورت اور تمام مسروقہ مال کے علاوہ ڈاکوؤں کو بھی ہمارے حوالے کرو ورنہ سنگین نتائج بھگتنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ابھی دن کے دو بجے [illegible] تھے کہ عورت مع مسروقہ سامان واپس کر دی گئی۔ دو ڈاکو پکڑے گئے انہیں موقعہ پر [illegible] سزا دی گئی۔ تیسرا جو ریاست دیر میں بھاگ گیا تھا۔ اس کی سزا کا بھی [illegible] کیا گیا فرمایا جب انتظامیہ کا اقدام ایسا بروقت اور سزا اتنی عبرت ناک ہو تو کسی [illegible] کی کیا مجال ہے کہ [illegible] پاس سیٹ بس میں سو سوا سو انسانی جانوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح بھر دے۔

۲۸ اور ۲۹ وفا کو بھی کبھی ہلکی اور کبھی تیز بارش ہوتی رہی۔ اسلام آباد میں برسات کی رت اپنی پوری رعنائی کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ [illegible]

مرکزی شہر کو جو قدرتی حسن نصیب ہے موسم برسات اسے چار چاند لگا دیتا ہے ٹھنڈی ٹھنڈی ولفریب ہوا فضا میں تازگی بکھیر دیتی ہے۔ [illegible] سرسبز و شاداب میدان، ہرے بھرے پہاڑ دیدہ و دل کو فرحت و سکون بخشتے ہیں . . . .

. . . .

. . . .

. . . . اس میں خوبصورت روشنیاں، کھلیں گی [illegible]

آنسہ [illegible] پھول اور سدا بہار پودوں اور درختوں سے مزین باغات سیر و تفریح کا [illegible] ماحول پیش کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک ہی تفریح گاہ [illegible]

کی ایک خوبصورت پہاڑی تفریح گاہ ہے۔ سطح سمندر سے [illegible] دو ہزار بلند اس تفریح گاہ کا تمام ترحسن اس بات میں سمٹ [illegible] گیا ہے۔

اسلام آباد کا نہ صرف شہر اپنے پورے [illegible]

پہاڑیوں کے دامن میں دور تک پھیلا نظر آتا ہے۔

۲۹ وفا شام [illegible] محترم [illegible]

مع افراد خانوادہ [illegible] سات منٹ [illegible]

لے گئے۔ حضور وہاں تقریباً پون گھنٹہ [illegible]

دیکھتے اور قدرت کی حسین گلکاریوں اور جلوہ آفرینیوں سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ آٹھ بجے رات واپس اپنی قیام گاہ پہنچنے پر حضور نے از راہِ شفقت مقامی اور بیرونی جماعتوں سے تشریف لانے والے احباب سے ملاقات فرمائی۔

حضور احباب سے قریباً پون گھنٹہ تک مختلف موضوعات پر گفتگو فرماتے رہے۔

آپ نے فرمایا اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ یہ باہمی اتحاد و اتفاق کا نقیب اور اخوت و یگانگت کی بنیادوں پر استوار ایک بین الاقوامی برادری کے قیام کا علمبردار ہے۔ یہ وہ واحد مذہب ہے۔ جس نے سماجی عدل و انصاف پر بھی بہت زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہر قوم اور ہر فرد کا جائز حق اُسے ضرور ملنا چاہیئے۔

حضور نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ اب دنیا میں حقیقی اور پائیدار امن، پُر سکون اور اطمینان بخش ماحول کا قیام احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے وابستہ ہے۔ کیونکہ احمدیت کا یہ دعویٰ ہے کہ اس نے سچے پیار اور خدمت کے بے لوث جذبہ کی بدولت ہی دنیا کے دل انسانیت کے محسنِ اعظم حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتنے ہیں۔ اس سلسلے میں آپ نے مغربی افریقہ میں ہسپتالوں اور سکولوں کے اجراء کے ذریعہ بنی نوع انسان کی خدمت کے عظیم الشان منصوبہ کا ذکر کیا۔ اس کی تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا میں نے پچھلے سال مغربی افریقہ کے دورہ میں حالات کو بچشم خود دیکھا۔ میرا یہ مشاہدہ بالآخر "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے قیام کا باعث بنا۔ دوستوں نے اس میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر اپنے اخلاص کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ الحمد للہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تحریک اب بڑی بابرکت ثابت ہو رہی ہے۔ مغربی افریقہ کے بعض ملکوں میں اب تک نئے ہسپتال اور سکول کھل چکے ہیں جن میں لوگوں کو طبی اور تعلیمی سہولتیں بہم پہنچائی جا رہی ہیں۔ اسلام کے حسن و احسان کا کرشمہ ہے کہ افریقہ میں کاروانِ اسلام عیسائیت کو خیر باد کہہ کر حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔ چھلانگیں لگاتے ہوئے آگے بڑھ رہا ہے۔ لوگ

مورخہ ۱۶ جولائی کو دوپہر تک بارش ہوتی رہی۔ پچھلے پہر مطلع صاف تھا۔ ساڑھے سات بجے شام حضرت اقدس باہر لان میں تشریف لائے احباب سے مصافحہ فرمایا اور قریباً ایک گھنٹہ تک ان سے مختلف موضوعات پر گفتگو فرماتے رہے۔ یہاں شام کے پُر فضا ماحول اور حسین لمحات میں حضور کے تبرک کلمات ایک عجیب روح پرور اور پُر کیف سماں پیدا کر رہے تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے فرمایا مغل بادشاہوں کو عمدہ اور شاندار عمارتیں بنوانے کا بہت شوق تھا۔ جہاں جگہ پسند آتی وہاں ایک محل کھڑا کروا دیتے۔ مغلوں کی عظمت رفتہ کی بہت سی حسین یادگاریں اب تک قائم ہیں جن سے مغلوں کی خوش ذوقی اور فن تعمیر سے ذاتی دلچسپی مترشح ہوتی ہے۔ فرمایا شاہ مار باغ بھی انہی کی یادگاروں میں سے ایک خوبصورت باغ اپنی پوری تزئین و ترتیب کے ساتھ سولہ مہینے میں مکمل ہو گیا تھا۔ جب کہ ہمارے اس ترقی یافتہ زمانے میں سولہ مہینے تو شاید نقشے تیار ہونے میں لگ جاتے ہیں۔

آپ نے فرمایا مغل بادشاہ بڑے سخی دل بھی تھے انہیں ہندوستانی راجوں کے صدیوں کے جمع شدہ خزانوں سے جو مال ہاتھ آیا۔ اس میں سے کچھ تو عمارتوں کے بنانے میں خرچ کر دیا تا کہ لوگ روزگار ملنے سے خوشحال رہیں اور کچھ وہ اپنے اعیان و انصار میں بطور انعام و عطیہ تقسیم کر دیتے تھے۔ امیر تیمور کی بہادری اور دلیری کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا امیر تیمور کوہ و دہشت۔ جنگل و ... عبور کرتا ہوا جس برق رفتاری سے حملہ کرتا تھا، حرب و ضرب کی تاریخ میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ فرمایا ... کردار کو مسخ کرنے کی بڑی کوشش کی ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ بڑا خدا رسیدہ انسان تھا۔ یہاں تک کہ اس زمانے کے علماء کے

متفقہ فیصلے کی رو سے وہ اپنے وقت کا مجدد بھی تھا۔ اس سے یہ بات بھی تحقیق غلط ثابت ہوتی ہے کہ ہر صدی کا صرف ایک ہی مجدد ہوتا ہے۔

آپ نے فرمایا یہ خدائی وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے گا لیکن شرط یہ ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ فرمایا بگڑے ہوئے دنیا کے حالات دُکھ دہ ضرور ہیں لیکن مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ یہ وجہ دنیا میں بسنے والی سب اقوام نے ایک نہ ایک دن اسلام کے تناور اور سدا بہار درخت کے ٹھنڈے سایہ تلے آکر رہنا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ دُنیا میں لوگ مبلغ ہونے کے دعوے تو کیا کرتے ہیں۔ مگر سچے آدمی کی صداقت کی ایک بڑی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی سچائی کے اظہار کے لئے آسمان اور زمین کی ہر چیز کو اس کی تائید میں لگا دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک سے پھینکی ہوئی مٹھی بھر کنکریاں دشمن کی تباہی کا باعث بن گئیں۔ فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کے پیار اور فیضان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کرشمہ ہے کہ میرے جیسے ناچیز انسان نے ایک دفعہ گھٹا ٹوپ بادلوں سے کہا کہ چلے جاؤ تو وہ چشم زدن میں ہی غائب ہو گئے۔

آپ نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ بنیادی شان ہمیشہ مدِ نظر رہنی چاہیئے۔ کہ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتہائی پیار میں منفرد اور آپ کے عظیم روحانی فرزند کا درجہ رکھتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جس قسم کے پیار کا اظہار اپنے اس مہدی اور مسیح کے حق میں فرمایا ہے اس قسم کا پیار آپ نے کسی دوسرے امتی سے نہیں فرمایا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سچے پیار اور آپ کی ذات میں فنا ہو کر اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی معرفت کا عرفان حاصل ہوا۔ فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی وہ بنیادی مقام ہے جس کے اظہار و اقرار میں افراط اور تفریط سے بچنا چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب کو یہ نصیحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان سے جو محبت اور پیار کیا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ ہمارے دل ہمیشہ جذباتِ تشکر سے لبریز رہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کی خواہش کئے بغیر ذاتی محبت پیدا کریں۔ کیونکہ اس حسن کامل اور منبع حسن و احسان سے ذاتی پیار اور محبت کا تعلق انسان کو دُنیا کی ہر خواہش سے مستغنی اور ہر ضرورت سے بے نیاز کر دیتا ہے۔

اعلان نکاح

مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۷۱ء کو میرے بڑے بھائی مکرمی غلام نبی صاحب گنائی ابن غلام محمد صاحب گنائی شورت کا نکاح مکرمہ شریفہ بیگم صاحبہ بنت محمد صابر صاحب ڈار کنی پورہ سے بعوض تین صد روپیہ حق مہر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ کشمیر نے پڑھا۔ اس خوشی میں میرے والد محترم غلام محمد صاحب گنائی نے ۵/- روپے اعانت بدر اور ۱۰/- روپے مسجد احمدیہ کی چندہ کے لئے ادا فرمائے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ موجب برکت و مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار غلام حسن گنائی شورت کشمیر

درخواست دعا

خاکسار کے والد محترم کے پیر کا اپریشن ہوا ہے اور ساتھ ہی منہ سے بہت زور سے خون آکر بے ہوش ہو گئے۔ والد صاحب کے لئے احباب سے درد دل سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل شفا دے۔ آمین۔

خاکسار قمر الہدیٰ متعلم مدرسہ احمدیہ اڑیسہ (بہار)

نائیجیریا میں تبلیغ اسلام

خلافت کی برکات کا ایک نمایاں ثبوت۔ پانچ اہم مقامات پر جماعتہائے احمدیہ کا قیام

دو صد سے زائد افراد کا قبولِ حق!!!

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مشنری انچارج نائیجیریا

گذشتہ ایک سال نائیجیریا کی تاریخِ احمدیت میں ایک خاص اہمیت کا حامل ہے ۲۹ شہادت ۱۳۴۹ھ (اپریل ۱۹۷۰ء) وہ مبارک مہینہ ہے۔ جس میں مہدیٔ زمانہ کے تیسرے خلیفہ ناصر دین سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک وجود نے اپنے تاریخی سفر کے سلسلہ میں مغربی افریقہ کے ملک نائیجیریا کی سرزمین میں قدم رکھا۔ اس وقت سے لے کر اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے آثار نظر آ رہے ہیں جن سے خلافت کی برکات کا ایک نمایاں ثبوت ملتا ہے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ نصرت جہاں سکیم جس کے ماتحت مغربی افریقہ میں تبلیغی و طبی میدان میں جماعتِ احمدیہ گرانقدر خدمت کرنے کا شرف حاصل کر رہی ہے کا داغ بیل نائیجیریا کی سرزمین میں بھی پڑی۔ یہاں چند روز کے مشاہدے سے حضور کی دوربین آنکھ نے فرزندانِ نائیجیریا بلکہ سارے ہی مغربی افریقہ کی اس ضرورت کو محسوس کر لیا جس کی وہ ایک لمبے عرصے سے تشنگی محسوس کرتے رہے تھے۔ چنانچہ حضور نے نائیجیریا کے سرکردہ ممبران جماعت سے ملنے کی خواہش کا اظہار فرمایا اس اہم تاریخی ملاقات میں جو فیڈرل پیلس ہوٹل Federal Palace hotel میں منعقد ہوئی حضور نے نائیجیریا میں ۱۶ ثانوی اسکول اور دس طبی مراکز کھولنے کا اعلان فرمایا۔ یہ اعلان مقدمہ تھا اس عظیم الشان باب کا جو مغربی افریقہ میں ایک نئے دور کا آغاز کرنے والا تھا۔ اس اعلان سے جو فوراً ہی ریڈیو پریس اور ٹیلی ویژن کی مدد سے ملک بھر میں نشر ہو گیا جہاں عوام الناس میں دلچسپی اور استعجاب کے آثار پیدا ہوئے وہاں بالخصوص مسلمان طبقہ کے اندر امید اور مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ جس کا اظہار مسلسل ان واقعات سے ہوتا ہے۔ جو اس وقت سے لے کر اب تک رونما ہو رہے ہیں۔

الاباٹا میں جماعت کا قیام

سب سے پہلے ابادان Ibadan کے نواحی علاقہ میں ایک مقام Alabata کے رؤسا کی طرف سے ایک وفد ابادان کی جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ کے پاس آیا اور یہ پیغام لایا کہ انہیں بتایا جائے۔ احمدیت کیا چیز ہے؟۔ ابادان وہ شہر ہے جہاں ایک بڑے ہال میں حضور نے اپنا وہ تاریخی خطاب پڑھا جو A Message of Hope کے نام سے چھپ چکا ہے چنانچہ جماعت کے دوستوں نے ایک دن مقرر کر کے ان کے ہاں آنے کا وعدہ کیا۔ جماعت کا وفد مقررہ دن وہاں پہنچا تو ان کے استقبال کے لئے چالیس معززین موجود تھے کئی گھنٹوں کی بحث اور سوال و جواب کے بعد ۱۸ کے قریب افراد جماعت میں شامل ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔ یہ پہلا شیریں پھل تھا۔ جو ایک بڑی جماعت کی صورت میں نصرت جہاں اسکیم کے شجرہ طیبہ کو لگا۔

اموسال میں ۱۲۰ ایکڑ زمین کا عطیہ اور جماعت کا قیام

ابھی اس جماعت کو قائم ہوئے چند ہفتے ہی گذرے تھے کہ اجیبو اوڈے Ijebu — Ode جہاں ایک بہت بڑی جماعت ہے اور جہاں ایک احمدی خاتون الحاجیہ خالم کی اپنے سرمایا سے تعمیر کی ہوئی عالیشان مسجد کا حضور نے اپنے دورہ کے دوران افتتاح فرمایا تھا کے ایک قریبی گاؤں موضع اموسال Imosan کی ترقیاتی کونسل کی طرف سے ایک پیغام پہنچا کہ وہ ایک اراضی قطعہ دینے کو تیار ہیں بشرطیکہ وہاں تعلیمی درسگاہ قائم کریں خاکسار نے یہ پیغام سنتے ہی لیگوس سے دو افراد پر مشتمل ایک وفد بھجوایا کہ اس سلسلے میں ترقیاتی کونسل کے ممبران سے مل کر مزید تفصیلات طے کی جائیں وفد کی رپورٹ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت خوشکن تھی۔ اموسال کے رؤساء ۱۲۰ ایکڑ زمین دینے پر رضامند ہو گئے۔ جہاں کہ تعلیمی درسگاہ کے علاوہ ایک ہسپتال اور ایک دینی درسگاہ بھی قائم کیا جائے گا۔ یہ بھی طے پایا کہ مجوزہ قطعۂ اراضی ایک بہت بڑی تقریب منعقد کر کے باقاعدہ طور پر جماعت کے سپرد کیا جائے یہ تقریب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۷ اربیع الثانی ۱۳۵۰ھ کو بڑی دھوم دھام سے عمل میں آئی۔ جس میں اموسال قصبہ کا ہر بوڑھا اور بچہ اپنے روایتی جبوں میں ملبوس شامل ہوا جماعت کے افراد بھی بڑی کثرت سے شامل ہوئے اس تقریب میں کونسل کے جنرل سیکرٹری نے کونسل کی طرف سے ۱۲۰ ایکڑ زمین احمدیہ مشن کو پیش کرنے کا اعلان کیا۔ جسے خاکسار نے جماعت کی طرف سے شکریہ کے ساتھ قبول کیا مقامی اخبارات میں اس تقریب کا اچھا خاصا چرچا ہوا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اسی دوران اموسال قصبہ کے مسلمان طبقہ میں احمدیت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی جستجو پیدا ہوئی سب سے پہلے ایک شخص احسن نامی اور اس کے گھر کے سارے افراد تھوڑی سی تحقیق کے بعد جماعت میں شامل ہو گئے۔ پھر اس کی تبلیغ سے جلد ہی شہر کے ایک معزز شخص مسٹر جلیل ادریس اور اس کے اہل و عیال نے احمدیت قبول کر لی جب مذکورہ بالا تقریب منعقد ہوئی تھی۔ اموسال کی جماعت انہی دو گھرانوں کے افراد سے عبارت تھی مگر رفتہ رفتہ قصبہ میں احمدیت کے متعلق جستجو بڑھتی گئی۔ اور کئی ایک اور افراد بھی جماعت میں دلچسپی لینے لگے۔ ادھر ایک تقریب یہ پیدا ہوئی کہ اجیبو اوڈے حلقہ کا سہ ماہی اجلاس اموسال قصبہ میں ہی قرار پایا۔ اس اجلاس کے آخر پر خاکسار نے اموسال میں مسجد تعمیر کرنے کی ضرورت اور اس کے لئے چندہ کی تحریک کی جس کے نتیجہ میں ۳۰ پونڈ کی رقم عین موقعہ پر اکٹھی ہو گئی اس رقم سے مسجد کے لئے زمین خرید لی گئی۔ دوسری طرف اسی مختصر سی جماعت نے مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب منعقد کر کے تبلیغ کا ایک سنہری موقعہ پیدا کر دیا اس سے قبل وہاں اس رنگ میں تبلیغ کرنے کا موقعہ ابھی تک نہیں ملا تھا۔ چنانچہ ۱۰ کے قریب مزید افراد حلقہ بگوش احمدیت ہو گئے اب خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں ۳۰۔۴۰ افراد پر مشتمل ایک جماعت قائم ہے۔

قصبہ اکیروں میں جماعت کا قیام

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورے کے نتیجے میں جس آسمانی بارش کا نزول ہوا اس کے چھینٹے ملک کے گوشے گوشے دور دراز زمین پر بھی پڑے چنانچہ بعض ایسے مقامات پر بڑی بڑی جماعتیں قائم ہو گئیں جہاں پہلے ایک یا دو افراد موجود تھے۔ اس کی مثال اوشون ڈویژن Oshun - Division کے ایک قصبہ اکیروں Ikirun میں ملتی ہے۔ یہاں کچھ عرصہ سے ابادان جماعت کا تربیت یافتہ نوجوان مسٹر داؤد البوری شادے Daud Aboris Shade ملازمت کے سلسلہ میں تبدیل ہو کر آیا ہوا تھا۔ جب حضرت کے دورہ کا چرچا اخبارات ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ ملک بھر میں ہونے لگا تو لوگ احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے اس نوجوان کے پاس پہنچے۔ جب لوگوں کی دلچسپی بڑھی تو اس نے ابادان کی جماعت کو لکھا آپ یہاں تبلیغی کانفرنس کا انعقاد کریں ابادان کی بیدار مغز جماعت نے فوراً ہی اسے تائیدِ غیبی سمجھتے ہوئے ایک تبلیغی پارٹی تیار کی ساتھ ہی خاکسار کو بھی اس پروگرام سے مطلع کر دیا چنانچہ ۲۰ افراد کا یہ قافلہ پریذیڈنٹ جماعت ابادان مسٹر لبا دی کی سرکردگی میں تبلیغی کیل کانٹے سے لیس ہو کر اکیروں پہنچا شہر میں داخل ہوتے ہی موٹر میں دو طرفہ نصب کئے ہوئے لاؤڈ اسپیکر صل علیٰ نبینا صل علیٰ محمدٍ کے الفاظ سریلی آواز میں بلند کرنے لگے غالباً یہ پہلی بار تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں اس قسم کے عربی الفاظ اہل شہر کے کانوں میں پڑے دیکھتے ہی دیکھتے ایک بہت بڑا مجمع موٹر کے دونوں طرف ہو لیا موٹر آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ اور یہ جم غفیر صل علیٰ

کی مسحور کن آواز کے ساتھ خود بھی شامل ہو گیا یہ دلربا کیفیت اس وقت تک جاری رہی جب تک کہ قافلہ پنڈال کے اندر نہ پہنچ گیا۔ آن کی آن میں سارا پنڈال کھچا کھچ بھر گیا شہر کے معززین بھی اچھی خاصی تعداد میں شامل ہوئے جب تقریریں شروع ہوئیں تو حاضرین کی تعداد ۷۰۰ سے کسی طرح کم نہ تھی۔ کل تین تقریریں ہوئیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کو نہایت وضاحت کے ساتھ پیش کیا گیا ختم نبوت کے متعلق جماعت احمدیہ کا موقف اچھی طرح ثابت کیا گیا حاضرین نے جس توجہ اور دلچسپی سے یہ تقریریں سنیں اس کا پتہ اس سے چلتا ہے کہ تقریروں کے خاتمے پر کثرت سے سوالات ہوتے جن کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔ سوالات زیادہ تر حضرت بانی سلسلہ کے دعوی نبوت کے متعلق تھے۔ چونکہ خاکسار کی تقریر کا موضوع ہی مسئلہ ختم نبوت تھا۔ اس لئے مزید سوالات کے ذریعہ اسکی خوب وضاحت ہو گئی۔ یہ جلسہ شام کے چھ بجے سے شروع ہو کر رات گیارہ بجے تک جاری رہا

اوشوگبو میں جماعت کا قیام اور کالج کیلئے زمین کا عطیہ

دوسرے دن علی الصبح یہ تبلیغی قافلہ اپنی اگلی منزل کی طرف روانہ ہوا۔ جو ایک بہت بڑا قصبہ اوشوگبو OSHOGBO کے نام سے مشہور ہے۔ یہاں کسی وقت ایک احمدی نے مسجد کے لئے زمین لینے کی کوشش کی تھی۔ اور یہ کوشش ایک حد تک کامیاب بھی ہو گئی۔ اور اس کے نتیجہ میں ایک مسجد بھی بن گئی۔ مگر چونکہ اس وقت وہاں کوئی جماعت نہ تھی اسلئے اس میں زیادہ تر نماز پڑھنے والے لوگ غیر از جماعت ہی تھے۔ اس لئے ان لوگوں نے اسپر قبضہ کر لیا۔ اور وہ اب تک انہیں کے قبضہ میں ہے۔ اس کے بعد ایک اور احمدی دوست مسٹر محمد معیبی M. Mohammad Muibi نے گھانا سے آتے ہوئے ایک اور احمدی دوست مسٹر بنکولے Mr. Bunkole کو بھی ان میں شامل ہو گئے۔ چنانچہ جس وقت ہمارا تبلیغی قافلہ اوشوگبو پہنچا تو جماعت انہیں دو تین اشخاص پر مشتمل تھی۔ مسٹر معیبی جن کو [illegible] پہنچنے کی اطلاع پہلے [illegible] بس [illegible] آ کر [illegible] کے [illegible] اور [illegible] دوست [illegible]

بھائیوں میں سے ایک ہیں۔ اور اصل اوشوگبو کے رہنے والے ہیں۔ وہ بھی اوشوگبو پہنچے ہوئے تھے (ان کا ذکر بعد میں آئے گا۔) مسٹر معیبی نے ہمیں وہ مکان دکھایا جسے انہوں نے مسجد احمدیہ کے طور پر استعمال کرنا شروع کر رکھا تھا۔ اور وہاں جلد مشن قائم کرنے کی درخواست کی خاکسار نے ایک مبلغ بھیجنے کا وعدہ کیا

اوشوگبو سے روانہ ہونے سے قبل مسٹر حسن جن کا ذکر اوپر آ چکا ہے۔ ہمیں اپنے چچا جو وہاں کے ایک رئیس ہیں کے پاس لے گئے ان کے ساتھ مل کر ہم شہر کے چیف امام کے پاس گئے جنہوں نے دیگر مسلمان رؤساء کے مشورے سے ہمیں وہاں ایک سیکنڈری اسکول قائم کرنے کی دعوت دی انہوں نے ہمیں وہ زمین بھی دکھائی جو وہ اس غرض کے لئے بلا معاوضہ دینے پر تیار تھے۔ مسلمان معززین نے جو اس وقت شہر کے تمام مسلمانوں کی نمائندگی کر رہے تھے اس بات کا کھلے بندوں میں اعتراف کیا کہ ان کی نگاہیں اس وقت جماعت احمدیہ کی طرف لگی ہوئی ہیں اور یہ کہ وہاں مسلمانوں کی ۸۰ فی صد آبادی ہونے کے باوجود مسلمانوں کا ایک بھی اسکول نہیں اور وہ اسکول کے قیام کے سلسلے میں ہر قسم کی مالی امداد بہم پہنچانے کے لئے تیار ہیں مسٹر حسن نے بعد میں ہمیں بتایا کہ گذشتہ ایک جمعہ میں۔ اوشوگبو کی مرکزی مسجد میں اس بات پر اتفاق ہو چکا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کو وہاں اسکول بنانے کی دعوت دی جائے۔ خاکسار نے ان کی درخواست حضرت اقدس تک پہنچانے کا وعدہ کیا (مجوزہ قطعہ زمین جو بیس ایکڑ کے قریب ہے۔ اب باقاعدہ سر دست مشن کے نام منتقل کر دیئے جانے کی کوشش ہو رہی ہے)

ایجا میں جماعت کا قیام

اوشوگبو سے روانہ ہو کر ہم ایک مقام [illegible] میں اپنی جماعت کے دوستوں اور شہر کے چیف [illegible] time [illegible] ملتے ہوئے ایک قصبہ ایجگبو میں پہنچے یہاں گھانا سے آتے ہوئے ایک احمدی دوست ...... M. [illegible] ہمارے استقبال کے لئے موجود تھے ہمیں یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ اس دور افتادہ قصبہ میں بھی ایک مختصر سی جماعت پیدا ہو چکی ہے [illegible] اس نو احمدی جماعت سے [illegible] مردوں عورتوں [illegible] تھی۔ تعارف حاصل ہوا انہوں [illegible] اس خواہش ظاہر کی کہ یہاں مشن قائم

کیا جائے کیونکہ کئی لوگ احمدیت میں دلچسپی لے رہے ہیں خاکسار نے وہاں حاضر افراد کے سامنے احمدیت کی نمایاں خصوصیت پر ایک تقریر کی اور ان کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے اس علاقہ میں جلد ہی ایک مبلغ بھجوانے کا وعدہ کیا بعد میں شہر کے اوبا (چیف) سے مل کر اپنا تعارف کراتے ہوئے ہم واپس اباداں روانہ ہوئے

لیگوس پہنچنے کے معاً بعد خاکسار نے پہلا کام یہ کیا کہ مقامی مبلغین میں سے سب سے تجربہ کار مبلغ معلم جمال الدین بانجا کو اپنے علاقہ سے بلا کر ایک ماہ کے لئے الیکرون بھجوایا اور ایکرون شہر کو ہیڈ کوارٹر بنا کر انہیں اوشوگبو ایجگبو اور دیگر نواحی علاقوں میں تبلیغ کرنے اور جماعتیں قائم کرنے کی ہدایت دی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی کوششوں میں برکت ڈالی اور تھوڑے عرصہ میں ہی ان ہنوں مذکورہ بالا چھ مقامات پر اچھی خاصی جماعتیں بن گئیں جس کا پتہ اس سے چلتا ہے کہ ایکرون میں گزشتہ عید الفطر کے موقعہ پر جماعت کی پہلی نماز عید پڑھی گئی جس میں مردوں عورتوں اور بچوں کو ملا کر ۳۲ افراد شامل ہوئے اس کے بعد سے جماعت وہاں مسلسل ترقی کر رہی ہے اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں ۴۰ سے اوپر تعداد ہو چکی ہے جماعت نے

وہاں ایک پلاٹ مسجد کیلئے اور ایک اور پلاٹ مشن ہاؤس کے لئے خرید لیا ہے

اسی طرح اوشوگبو میں گذشتہ عید الاضحی کے موقعہ پر ۴۰ کے قریب احمدی دوست موجود تھے۔ اور اس قدر جوش اور اخلاص رکھتے ہیں کہ گذشتہ فروری کے مہینہ میں یہ اطلاع ملنے پر کہ خاکسار اور مکرم مولوی روشن دین صاحب کانو جا رہے ہیں وہ ریلوے اسٹیشن پر ہمیں ملنے پہنچے اور باوجود گاڑی کے لیٹ ہو جانے کے وہ دو بجے رات تک اسٹیشن پر موجود رہے۔ یہ جماعت بھی بفضل خدا روز افزوں ترقی کر رہی ہے

تیسرے مقام ایجگبو میں اب تک ۵۰ کے قریب افراد جماعت میں شامل ہو چکے ہیں مسجد کے لئے ایک قطعہ زمین لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان میں اکثریت نوجوانوں کی ہے جو بڑے شوق کے ساتھ پیش پیش آنے کی کوشش کر رہے ہیں انہیں میں سے ایک نوجوان مشنری ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔

ایک اور مقام اکوتی Ikoyi جو اباداں مشن کی کوششوں سے ایک اور جماعت قائم ہونے کی اطلاع آئی ہے ۲۰ کے قریب افراد جماعت میں شامل ہو چکے ہیں فالحمد للہ علی ذالک

وفی اموالھم حق للسائل والمحروم

اللہ تعالیٰ نے مومنین کے اموال میں سائل اور محروم کا بھی حصہ رکھا ہے جسکی تعیین حالات کی مناسبت کے لحاظ سے کی جا سکتی ہے یعنی اسکی کوئی پابندی نہیں کس قدر رقم سائل اور محروم کا حق ہے۔

سائل کے معنے موجودہ حالات میں ان اقوام کے بھی کئے گئے ہیں جو اپنی روحانی حالت کو درست کرنے کے لئے مبلغین۔ معلمین اساتذہ اور ڈاکٹروں کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور محروم کے معنے یہ ہو سکتے کہ جن اقوام تک ابھی تک اسلام اور احمدیت کی آواز تک بھی نہیں پہنچ سکی اور وہ اپنی روحانی ترقی کے ذرائع سے محروم ہیں

پس آپ حضرات اس ارشاد خداوندی کی تعمیل تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لے کر جس قدر تیزی کر سکتے ہیں جس قدر یہ تحریک مضبوط ہوگی اس قدر کام وسیع ہو کر سائل اور محروم کا حق ادا ہوتا چلا جائے گا۔ اور اس میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں گے اور کون احمدی ایسا ہے؟ جو اس بات کا خواہشمند نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش اس پر ہوتی رہے پس اسکے حصول کا ایک بہت بڑا ذریعہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہونا بھی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اعلیٰ رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

بقیہ صفحہ ۳　ایک معیاری قانون ...... دک نہیں تھی)

ان فلموں اور لٹریچر کے ذریعہ مترسے دوسرے عرب ممالک میں بے حیائی بداخلاقی اور لوٹ کھسوٹ کا زہر جاری ہوتا تھا اور نئی نسل تباہ و برباد اور اخلاقی طور پر دیوالیہ ہوتی چلی جا رہی تھی۔ بڑے بڑے شریف خاندانوں اور اعلیٰ اخلاقی معیار رکھنے والے گھرانوں میں ان فلموں کے ذریعہ بے حیائی اور آوارگی پھیل رہی تھی۔ بڑی خوشی کی بات ہے

...... [illegible] اس وقت کیا گیا جب سرے سے انجیاپا فی ہو گیا تھا اور حیا و پاکدامنی اور اخلاق و شرافت اور شرافت اسلامی کے کھنڈ [illegible]

ماریشس میں تبلیغِ اسلام

تقسیم لٹریچر۔ سرکاری تقریبات میں شمولیت۔ کتب اسلامی کی نمائش
تربیتی جلسوں کا انعقاد۔ "دعوۃ الامیر" کے خلاصہ کے فرنچ ترجمہ کی اشاعت

از مکرم قریشی محمد اسلم صاحب شاہد انچارج احمدیہ مشن ماریشس

کتاب "افریقہ سپیکس" کی آمد و متعدد اہم شخصیات کو پیشکش

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ افریقہ پر مشتمل کتاب افریقہ سپیکس کی چند کاپیاں مرکز سے آنے والے نئے استاد برائے احمدیہ کالج ماریشس مکرم رشید حسین صاحب کے ہاتھ ہمیں موصول ہوئی تھیں چنانچہ یہ شاندار کتاب خاکسار کو سب سے پہلے مورخہ یکم جون کو جناب وزیر تعلیم ماریشس مسٹر جمدار کی خدمت میں پیش کرنے کا موقعہ ملا اور اس کے بعد ۳ رجون کو ہزایکسی لینسی گورنر جنرل صاحب ماریشس سر آرتھر لیونارڈ ولیمز کی خدمت میں ان کی رہائش گاہ پر پیش کرنے کا موقعہ ملا جناب گورنر صاحب اسے وصول کر کے اور اس کے معیار طباعت کو دیکھ کر بے حد خوش ہوئے اور اس کی بہت تعریف کی خاکسار نے انہیں حضور کے دورۂ افریقہ سے بھی مختصراً متعارف کرایا اور وہاں جماعت کی تعلیمی طبی خدمات کی بھی جھلک پیش کی جسے سنکر وہ بہت متاثر ہوئے گورنر صاحب موصوف ماریشس میں بھی مشن کی سرگرمیوں کے متعلق دریافت کرتے رہے۔ یہ ۲۰ منٹ کی ملاقات بفضلہ بڑے خوشگوار ماحول میں ہوئی خاکسار کے ہمراہ مکرمی برادرم صدیق احمد صاحب منور اور مکرم ناصر احمد صاحب سوکیہ سیکرٹری جماعت تھے۔ بعد ازاں اس پیشکش کے فوٹو اخباروں "ڈی نیشن" اور "ایڈوانس" میں شائع ہوئے وزیر تعلیم صاحب سے ملاقات کے دوران خاکسار کو مکرم رشید حسین صاحب پرنسپل احمدیہ کالج کو متعارف کرانے کا موقعہ ملا۔ ان سے بھی خاص لمبی ملاقات ہوئی۔

اسی طرح ۲۱ رجون کو وزیر صحت مسٹر جگت سنگھ کو بھی یہ کتاب پیش کرنے کا موقعہ ملا انہوں نے بھی شکریہ کے ساتھ اس تحفہ کو قبول کیا۔ ان کے ساتھ ماریشس میں احمدیہ میڈیکل سنٹر کے قیام کے امکان پر بھی بات چیت ہوئی انہوں نے کہا کہ اگر آپ کوئی ایسا خیراتی ادارہ کھولنا چاہیں تو گورنمنٹ اس میں ہر ممکن مدد کرنے پر غور کرے گی

ابھی افریقہ سپیکس متعدد دیگر شخصیات اور اداروں کو دینے کا پروگرام ہے جو کتب بذریعہ بحری ڈاک کے وصول ہونے پر عمل میں لایا جائے گا فی الحال مورخہ ۸ رجولائی کو جناب وزیر اعظم صاحب ماریشس کو کتاب پیش کرنے کے لئے وقت مقرر ہوا ہے

پلین مایاں سوشل ویلفیر سنٹر میں نمائش قرآن کریم کا انعقاد

قرآن کریم اور کتب اسلامی و تبلیغی چارٹس کی مدد سے تبلیغی نمائش کا انعقاد بڑا مفید اور موثر ہے چنانچہ یہ نمائشیں ملک کے مختلف دیہات کے سوشل سنٹرز میں منعقد کی جاتی ہیں ماہ جون میں مقام پلین مایاں کے سوشل سنٹر میں ایک نمائش منعقد ہوئی مکرم برادرم صدیق صاحب ان کے انچارج تھے چنانچہ یہاں بفضلہ سینکڑوں لوگوں نے اسے دیکھا اور رات کو دیر تک تبلیغی گفتگو کا سلسلہ چلتا رہا جو بفضلہ بڑا کامیاب رہا کئی نوجوانوں نے جماعت کے متعلق بڑا اچھا اثر قبول کیا مفت لٹریچر کافی تقسیم کیا گیا اس طرح کچھ فروخت بھی ہوا مکرم صدیق صاحب کے پانچ دوست والنٹیرز کے طور پر تبلیغ کے لئے گئے

دیگر تربیتی و تبلیغی جلسوں کا انعقاد

مورخہ ۴ رجون کو روز ہل کے خدام الاحمدیہ نے مکرم جناب رشید حسین صاحب کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب منعقد کی جس میں جناب پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ ماریشس مکرم صدیق صاحب اور مکرم رشید حسین صاحب نے خدام کو بہت سی نصائح کیں بعدہٗ خاکسار نے کریولی زبان میں خدام کو قومی روایات کو برقرار رکھنے کے متعلق مختصر سی تقریر کی بعدہٗ حاضرین کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔

۱۲ رجون کو جماعت احمدیہ فینکس کا ماہانہ جلسہ ایک دوست شریف خیامن صاحب کے مکان پر منعقد ہوا جس میں چار تقاریر ہوئیں خاکسار مکرم صدیق صاحب اور ابوبکر خال صاحب لوکل مبلغ کے علاوہ مقامی پریذیڈنٹ صاحب جماعت نے بھی تقریر کی بہت سے غیر از جماعت دوست بھی مدعو تھے۔ تبلیغ اور تربیت دونوں پہلوؤں کو تقاریر میں مدنظر رکھا گیا اس موقعہ پر بعض دوسری جماعتوں کے دوستوں نے بھی شرکت کی۔

۱۷ رجون کو روز ہل سے ۱۵ میل دور ایک گاؤں New Grove میں ایک احمدی دوست عبدالرحمان صاحب نے ایک چھوٹے سے تبلیغی جلسے کا انعقاد کیا۔ اس گاؤں میں یہ اکیلے ہی احمدی ہیں پندرہ کے قریب ہندو اور چند ایک غیر از جماعت دوست جمع ہوئے خاکسار نے پون گھنٹہ تک ان کے سامنے صداقتِ احمدیت پر تقریر کی اور رات ۹ بجے واپس روز ہل پہنچے۔

۲۴ رجون کو بھی New Grove میں ہی عبدالرحمان صاحب نے وسیع ہال میں وسیع پیمانہ پر تبلیغی جلسہ کا بندوبست کیا روز ہل سے ہم لاؤڈ سپیکر بھی ساتھ لے گئے۔ چنانچہ مقامی مبلغ ابوبکر صاحب اور خاکسار نے علی الترتیب نصف گھنٹہ اور پون گھنٹہ تقاریر کیں کل افراد سو سے زائد تھے اخبار بھی تقسیم کیا گیا اور خوب کھول کر مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو احباب تک پہنچایا گیا۔ تمام حاضرین ہندو مت سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے دونوں تقریروں کو خوب توجہ سے سنا صدارت ایک مقامی پڑھے لکھے نوجوان نے کی

مورخہ ۲۶ رجون کو ایک پرائیویٹ ضیافت میں ایک بیرسٹر مسٹر لندن نہال سے لمبی دیر تک مذہبی گفتگو ہوتی رہی انہیں جماعت کی اسلامی خدمات سے روشناس کرایا گیا اسی طرح ایک خدا سے برگشتہ نوجوان سے بھی ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر دیر تک گفتگو جاری رہی اس موقعہ پر مکرم صدیق صاحب بھی ہمراہ تھے۔

اجتماعات مجالس خدام الاحمدیہ

عرصہ زیر رپورٹ میں دو مجالس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات منعقد ہوئے مورخہ ۵ جون کو خدام الاحمدیہ مونتا گین بلانش کا اجتماع منعقد ہوا خاکسار اور صدیق صاحب نے شرکت کی اور دینی تقاریر میں خدام کو نصائح کیں پروگرام بعد نماز ظہر شروع ہوا اور اگلے روز ظہر تک جاری رہ کر اختتام پذیر ہوا مقامی خدام نے بہت دلچسپی سے جلسہ کے پروگرام میں حصہ لیا مورخہ ۱۹ اور ۲۰ رجون کو مجلس خدام الاحمدیہ سینٹر کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا اس اجتماع میں انہوں نے مکرم رشید حسین صاحب کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب بھی ایک پبلک ہال میں منعقد کی جس میں مسٹر تیلک ایم ایل اے اور سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس اور دیگر کئی معززین شہر نے شرکت کی اس موقعہ پر استقبالیہ ایڈریس میں نصرت جہاں ریزرو اسکیم کا تفصیل سے ذکر کیا گیا اس تقریب کے علاوہ رات دس بجے تک اجتماع کا تربیتی و تبلیغی پروگرام جاری رہا خاکسار ۱۲ خدام کے ہمراہ مسجد احمدیہ سینٹر میں سویا صبح نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی بعدہٗ قرآن کریم کا درس دیا گیا ہر خادم نے کچھ حصہ قرآن کریم کا تلاوت کیا اور خاکسار اس کا ترجمہ اور تشریح سمجھاتا رہا برادرم صدیق صاحب بوجہ ناسازی طبع کے رات کے پروگرام میں شامل نہ ہو سکے اور واپس روز ہل چلے گئے۔ صبح نو بجے سے ایک بجے تک قریب ہی واقع پوس پہاڑ کی کوہ پیمائی کی گئی تھا جملہ خدام نے حصہ لیا سو بفضلہ یہ اجتماع بھی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

لجنہ اماء اللہ فینکس کا سالانہ اجتماع

مورخہ ۵ رجون کو منعقد ہوا مستورات کی حاضری دو سو کے لگ بھگ تھی اس موقعہ پر بہت سی تربیتی تقاریر کا پروگرام بنایا گیا تھا اسی طرح ایک سیمینار بعض مذاہب کی اخلاقیات کے متعلق منعقد کیا گیا۔ سیمینار میں ایک ہندو خاتون ایک عیسائی خاتون اور ایک احمدی بہن محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم رشید حسین صاحب نے تقاریر کیں۔ صبح نو بجے سے شام تین بجے تک یہ اجتماع جاری رہا

تریولے مسجد کی تعمیر کا کام

مسجد احمدیہ تریولے کی تعمیر کا کام آہستہ آہستہ جاری رہا ہر اتوار کو احمدی معمار و مزدور عمال کے ذریعہ مسجد کی تعمیر کر رہے ہیں آجکل دروازے اور کھڑکیاں

بنائی جا رہی ہیں فنڈز کی کمی کی وجہ سے فی الحال مغرب کام پر اکتفا کیا جا رہا ہے امید ہے کہ اب مسجد کی تکمیل زیادہ وقت نہیں لے گی۔ انشاء اللہ

سرکاری تقاریب میں شرکت

مورخہ ۱۲ر جون کو ملکہ برطانیہ کی یوم پیدائش پر سرکاری پر بڈیورٹ ٹاؤن میں منعقد ہوئی اس میں شمولیت کی خاکسار کو بھی دعوت ملی تھی۔ چنانچہ خاکسار اس میں شامل ہوا اس موقع پر وزیر اعظم اور دوسرے معززین سے ملاقات ہوئی اسی طرح شام چھ بجے گورنر جنرل صاحب نے اس تقریب کے سلسلہ میں پارٹی دی تھی اس میں بھی خاکسار شامل ہوا۔ اس تقریب میں تو بہت سے نئے اور پرانے واقف لوگوں سے ملاقات کا موقعہ ملا دو انگریز تیری کے آنیسرز سے تعارف اور تبادلہ خیالات ہوا۔ اور شراب کے مضرات اور اس کی حرمت کی فلاسفی اور دیگر موضوعات پر کافی دیر تک گفتگو ہوتی رہی انہیں جماعت احمدیہ سے بھی متعارف کرایا گیا اسی طرح مڈغاسکر کے سفارتخانے کے سیکرٹری ایک مجسٹریٹ اور دیگر کئی لوگوں سے ملاقات کا موقع ملا۔

مورخہ ۱۷ر جون کو ایک نئے بجلی گھر کے افتتاح کی تقریب پر خاکسار مدعو تھا۔ چنانچہ اس موقعہ پر بھی کئی دوستوں سے ملاقات ہوئی یہ جگہ روز ہل سے ۲۵ میل کے لگ بھگ دور واقع تھی۔ راستے میں دو جگہ احمدی اور غیر احمدی دوستوں سے ملاقات ہوئی اور دریافتِ احوال اور تبلیغ کا بھی موقعہ ملا افتتاح کے موقعہ پر ایک انجینئر سے مل کر انہیں احمدیہ کالج میں لیکچر کے لئے تیار کیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے ۲۵ر جولائی کو بعد دوپہر کالج کے لڑکوں کو اس بجلی گھر کے منصوبہ سے روشناس کرایا بعد میں سوال و جواب بھی ہوئے۔

مورخہ ۲۶ر جون کو مڈغاسکر کے قومی دن کے موقعہ پر مڈغاسکر کے سفیر کے ہاں ایک پارٹی میں مدعو تھے۔ اس موقعہ پر بھی متعدد معززین سے ملاقات کا موقعہ ملا ایک مسلمان دوست نے مسجد کے لئے عطیہ دینے کا بھی وعدہ کیا۔

خطبات جمعہ

ماہ جون میں چار خطبات خاکسار نے دار السلام روز ہل میں پڑھے۔ پہلے دو جمعوں میں حضور کا خدام سے خطاب مطبوعہ الفضل ۲۴ر مئی سے پڑھ کر سنایا اور تیسرے خطبہ جمعہ میں حضور کا مسودہ ثبات اور ارشادات ۵ر جون کے الفضل سے پڑھ کر سنائے۔ اور چوتھے خطبہ جمعہ میں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک وصیت مندرجہ "الحکم" پر روشنی ڈالی۔ خطبات جمعہ میں مقامی حالات کے تحت متعدد ضروری نصائح اور اعلانات بھی کئے جاتے رہے برادرم صدیق صاحب نے دوسری جماعتوں میں نماز جمعہ پڑھائی۔

دعوۃ الامیر کے خلاصہ Invitation کے فرنچ ترجمہ کی اشاعت

اس ماہ بفضلہٖ دعوۃ الامیر کے خلاصہ کا فرنچ ترجمہ زیور طبع سے آراستہ ہو کر منصۂ شہود پر آگیا ہے۔ فی الحال ہمیں ایک ہزار کاپی تیار ہو کر ملی ہے۔ اور مزید ایک ہزار ماہِ رواں میں مل جائے گی سب سے پہلے ہم اس کتاب کو تمام احمدی گھرانوں میں تقسیم کر رہے ہیں اور اس کے بعد انشاء اللہ غیر از جماعت احباب میں بھی تقسیم کی جائے گی اس کتاب کی تقسیم کا جملہ کام برادرم محترم صدیق صاحب کے سپرد کیا گیا ہے جسے وہ بفضلہ عمدگی سے انجام دے رہے ہیں۔ ۵۰۰ کتب آئیوری کوسٹ مشن نے خریدی ہیں جنہیں ہم بذریعہ بحری ڈاک ارسال کر چکے ہیں۔

جلسہ ہائے یوم خلافت

ماہ جون میں جلسہ ہائے یوم خلافت پورے اہتمام سے منعقد کئے گئے۔ جن میں خاکسار اور برادرم صدیق صاحب حصہ لیتے رہے۔ اور اسی طرح مقامی اہل علم دوستوں نے بھی خلافت کی اہمیت و مقام اور برکات پر تفصیل سے روشنی ڈالی چنانچہ ۱۸ر جون کو روز ہل میں ۱۹ر جون کو سٹیپڈ میں ۲۱ر جون کو پارٹی بیرٹ ٹاؤن میں ۲۲ر جون کو مونتاگین بلانش میں اور ۲۳ر جون کو ننکس میں جلسہ ہائے یوم خلافت منعقد کئے گئے۔

مڈغاسکر کے جائزہ مشن کی روانگی

مرکز کی ہدایت کے مطابق فی الحال صرف ایک مناسب دوست کو ۳ر جولائی کو مڈغاسکر کے تبلیغی جائزہ کیلئے بھجوا دیا گیا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مشن کو نہایت کامیاب فرمائے۔ ان کی واپسی پر مفصل رپورٹ ارسال کر دی جائے گی انشاء اللہ العزیز

منقولات

تازہ فرنگی تحقیق مسیح و مسیحیت سے متعلق

از محترم مولانا عبد الماجد صاحب دریا بادی مدیر صدق جدید لکھنؤ

یسوع کی پیدائش فلسطین میں جلی ہوئی تقویم کے حساب سے ۸ یا ۴ سنہ کے درمیان کسی سال ہوئی اور ان کی مصلوبیت ۲۹ء یا ۳۰ء یا ۳۳ء عیسوی میں ہوئی۔ ان کی زندگی کے ٹھیک معاصر تو ہمارے پاس کوئی بھی ماخذ نہیں البتہ سینٹ پال کا خط کورنتھیوں کے نام تقریباً ۵۵ء کا لکھا ہے۔

اور اعمال کی تحریر کا زمانہ سنہ ۶۰ء اور سنہ ۶۴ء کے درمیان ہی اور انجیل حسب روایت مرقس کا زمانہ تقریباً ۶۵ء کا ہے اور انجیل حسب روایت متی اور حسب روایت لوقا کے زمانے تقریباً ۸۰ء اور ۸۵ء کے درمیان کے ہیں اور انجیل یوحنا کا زمانہ تقریباً ۱۰۰ء عیسوی کا ہے۔

ان کے متن پر نظرِ ثانی اسکندریہ میں دوسری صدی کے اخیر یا تیسری صدی کے شروع میں ہوئی تھی۔ نظرِ ثانی سے قبل کا کوئی معتبر مسیحی متن ہمارے علم میں نہیں ۱۶۰ء سال سے قبل ایک مجموعہ اقوال مسیح کا آرامی زبان میں یعنی وہ زبان جو وہ بولتے تھے موجود تھا اب وہ مفقود ہو گیا۔

اس کے علاوہ اور بہت سے متن موجود تھے۔ جو مستند نہیں مانے گئے انہیں میں ایک قابل ذکر ایک نام نہاد انجیل حسب روایت ٹامس ہے اس کے اجزاء ۱۹۴۵ء ۱۹۴۶ء میں مصر میں دریافت ہوئے ہیں اس میں ۱۱۴ اقوال یسوع کی جانب منسوب درج ہیں اور اس کا زمانہ تالیف دوسری صدی کے شروع کا ہے۔

چونکہ کوئی متعین معاصر بیانات موجود نہیں اس لئے اس کا علم نہیں لگایا جاسکتا کہ یسوع کی تعلیمات آپ کے زمانہ میں کیا کیا تھیں تاہم آپ کے پیام کی عام نوعیت تو صاف ہے گو ان کی مخاطبت غریبوں اور ان بدھوں سے مصیبت زدہ اور کمزور دل سے تھی۔ وہ نہ انقلابی تھے نہ احیائی اور نہ راہبانہ انہوں نے اس دنیا کی لطیف چیزوں سے لطف اٹھانے کی تعلیم دی ایسا لطف جو نمائش سے فحاشی سے ابتذال سے خالی ہو وہ نرم مزاج تھے لیکن با اصول تھے محض اچھی نیت کافی نہیں۔ جو شخص سنتا ہے اور اس پہ عمل نہیں کرتا اس کی مثال اس شخص کی ہے۔ جو زمین پر بغیر بنیاد کے بناتا ہے سب سے بڑھ کر مسیح کی تعلیم نرم اور محبت کی تھی۔ اور انکسار ایمانداری رواداری اور فیاضی کی اور اس کی کہ پیامک وسیع ہو اور راستہ چوڑا رہے۔ اور یہ کہ انسان کو اپنا دوسرا رخسار بھی سامنے کر دینا چاہیئے لیکن انہوں نے ایک دوسرے موقعہ پر یہ بھی کہا کہ وہ امن لے کر نہیں بلکہ تلوار لے کر آئے ہیں۔

یہ مضمون طبع زاد نہ مدیر صدق کا ہے نہ کسی اور مسلمان کے قلم سے ہے بلکہ امریکا کے تین فاضل استادوں کرین برنٹن (Crane Brinton) اور ہارورڈ یونیورسٹی کے جان کرسٹوفر (John Christopher) اور رابرٹ بی وولف (Robert Bz Woolf) ہارورڈ یونیورسٹی کی کتاب (Civilization in the West) (تمدن مغرب میں) کے صفحہ ۶۷ و ۶۸ سے ماخوذ و منقول ہے۔

(صدق جدید لکھنؤ ۱۳ر اگست ۱۹۷۱ء)

منقولات

ایک نیا مصری قانون

ایک خبر :۔ "متحدہ عرب جمہوریہ کی حکومت نے جیمس بانڈ کی فلموں کو ممنوع قرار دیا ہے"

یہاں ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ تشدد یا فحاشی پر مبنی تمام فلمیں ملک میں ممنوع ہو گئی تاکہ مصری جوانوں کو بچایا جا سکے۔

جیمس بانڈ امریکہ کا ایک جاسوس ہے جس کی شاطرانہ حرکتوں اور چالاکیوں کا بڑا شہرہ ہے۔ اسکی فلمیں جتنی مخرب الاخلاق ہوتی ہیں ڈاکہ زنی قتل و غارت اور دھوکے سے پر ہوتی ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں ایسی فلمیں جس ملک میں بھی دکھائی جائیں گی اس ملک کے نوجوان مرد عورتوں لڑکوں اور لڑکیوں کا کیا حال بنے گا۔ مصر میں ان فلموں پر کوئی دیاتی ص ۱۱ پر

بوؔ (سیرالیون) میں نصرت جہاں کلینک کا شاندار افتتاح

(بقیہ صفحہ اوّل)

مگر یہ اجتماع نہ صرف کثیر لوگوں کی آمد کے لحاظ سے بلکہ بعض بڑی اور اکابر شخصیات کی آمد کے لحاظ سے پہلوں سے کہیں سبقت لے گیا تھا۔

ملکی رواج کے مطابق عورتیں۔ مرد اور بچے کثیر تعداد میں ناچ اور گا کر اپنی مسرت اور خوشی کا اظہار کر رہے تھے خاص ناچنے والے لوگ جن کو یہاں عرفِ عام میں "ڈیول" کہا جاتا ہے۔ ان میں سے بعض لوگ اس وقت اپنے کرتب دکھاتے ہیں۔ جب کہ ملک میں کوئی نیا تاریخی واقعہ پیش آوے ورنہ عام حالات میں وہ ناچ میں حصہ نہیں لیتے۔ چنانچہ اس تقریب پر یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ یہ ایک اہم تاریخی واقعہ ہے "ڈیول" ناچنے اور اپنے کرتب دکھانے کے لئے آئے ہوئے تھے

اس تقریب کے سلسلہ میں سب سے پہلے بواجے بو کے وسیع و عریض چیفڈم ہال میں جسے مختلف انگریزی اور عربی قطعات سے مزین کیا گیا تھا۔ جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ مہمان خصوصی کے ہال میں داخل ہونے سے قبل احمدیہ سیکنڈری سکول احمدیہ پرائمری سکول اور رومن کیتھولک سکول کے پرائمری سکول کے طلباء اور طالبات نے اپنے اپنے اساتذہ کی سرکردگی میں مارچ پاسٹ کیا۔ جس کی وزیر صحت نے سلامی لی تھی۔

مہمان خصوصی اور دوسرے معززین کے ہال میں داخل ہونے کے بعد مکرم آئی کے محمد صاحب ہیڈ ماسٹر احمدیہ پرائمری سکول بواجے بو کی قیادت میں تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر قومی ترانہ گایا اور پھر مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب موصوف نے ہی اس مبارک تقریب کے صدر صاحب کا مختصر طور پر تعارف کرایا۔

جلسہ کی کارروائی زیرِ صدارت جناب ایف۔ ایس انتقانی وزیر مملکت برائے مشرقی صوبہ تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو خاکسار مقبول احمد ذبیح واقفِ زندگی نے کی۔ اس کے بعد احمدیہ پرائمری سکول کے بعض طلباء اور طالبات نے ایک ترانہ گا کر مہمان خصوصی کو خوش آمدید کہا۔ ترانہ عربی انگریزی مینڈے اور ٹمنی زبانوں سے ترتیب دیا گیا تھا۔

ترانہ کے بعد جناب پیرامونٹ چیف گمانگا صاحب نے سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے دونوں وزراء، ممبرانِ پارلیمنٹ اور دوسرے معزز مہمانوں اور حاضرین کو خوش آمدید کہا اور بواجے بو میں ہسپتال کھولے جانے پر نہایت مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بے انتہار عنایات کا شکریہ ادا کیا اور حضور ایدہ اللہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی محبت و عقیدت اور تشکرانہ کے جذبات پیش کئے۔ اپنی تقریر میں انہوں نے حکومت سے بھی یہ تعاون کی اپیل کی تاکہ آئندہ چل کر اس ہسپتال کو بڑا ہسپتال بنایا جا سکے۔

چیف گمانگا صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد امیر جماعتہائے احمدیہ سیرالیون نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے کہا گذشتہ سال ۵ مئی ۱۹۷۰ء کو امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سرزمین سیرالیون میں تشریف لائے تھے آپ نے بذاتِ خود یہاں کے باسیوں کے حالات کو ملاحظہ فرمایا۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ آپ کی تشریف آوری ہمارے لئے نہ ختم ہونے والی مسرتوں اور خوشیوں کا پیغام لے کر آئی۔

حضور ایدہ اللہ نے ہم لوگوں کو انسان اور محبت کا درس دیا اور عملی طور پر ان مٹ نقوش ہم میں چھوڑے آپ نے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کے نتیجہ میں اسباب کا اندازہ لگایا کہ افریقی اقوام کی بہبود کے لئے تعلیم دینی و دنیاوی اور صحت کا بندوبست کیا جائے اس غرض کے لئے آپ نے نصرت جہاں "آگے بڑھو" سکیم کا آغاز فرمایا۔ جماعت احمدیہ جو کہ دنیا بھر میں قائم ہے کے احباب نے حضور کی آواز پر بدل و جان لبیک کہا اور بڑھ چڑھ کر اپنی مالی اور جانی قربانیوں کو پیش کیا اور انہی قربانیوں کے نتیجہ میں ہم اپنے درمیان اس وقت تین ڈاکٹر صاحبان دیکھ کر فخر محسوس کر رہے ہیں۔

مکرم امیر صاحب نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ کہ مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب چوہدری اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک تحفہ آپ کو دیئے گئے ہیں ہمیں اس کام کی کامیابی کیلئے نہ صرف آپ کے بلکہ حکومت کے تعاون کی بھی اشد ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے اور مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کو بھی صحیح رنگ میں خدمتِ انسانیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محترم امیر صاحب کی تقریر کے بعد مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب چوہدری میڈیکل آفیسر احمدیہ نصرت جہاں کلینک بواجے بو نے اپنی تقریر کا آغاز ان الفاظ سے کیا۔ میں اللہ تعالیٰ کا نہایت احسانمند ہوں کہ اس نے مجھے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق دی کہ آپ لوگوں کی خدمت پر مامور کیا۔ میری خدمات آپ سب لوگوں کے لئے بلا امتیاز مذہب و ملت ہر وقت حاضر ہیں۔ علاج کے علاوہ میری یہ بھی کوشش ہو گی کہ مختلف اوقات میں وبائی امراض سے بچاؤ کے سلسلہ میں آپ کو بعض تدابیر سے آگاہ کرتا رہوں۔

آپ نے مزید فرمایا کہ ایک شخص کی صحت کا اس وقت صحیح پتہ چل سکتا ہے جبکہ ایسے لوگوں کا تعاون اور دیگر سہولیات۔ مثلاً پانی، بجلی وغیرہ بخوبی حاصل ہوں۔ مجھے امید ہے مکرم چیف گمانگا صاحب اور آپ لوگ مل کر ان ابتدائی اور اہم ضروریات کو جلد مہیا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا معین و مددگار ہو اور مجھے آپ کی بے لوث رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محترم ڈاکٹر صاحب کی تقریر کے بعد محترم ماما دابیاں پیرامونٹ چیف بلاما نے تمام حاضر پیرامونٹ چیف صاحبان کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا کہ مکرم ڈاکٹر صاحب کو ہم قبول سے خوش آمدید کہتے ہیں اور ہمارا تعاون انہیں ہمیشہ حاصل رہے گا بیشک یہ کلینک بواجے بو میں کھولا گیا ہے لیکن ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ محترم ڈاکٹر صاحب کی خدمات کا سلسلہ صرف سمبارو چیفڈم تک ہی محدود نہیں رہے گا بلکہ اطراف و جوانب تک بھی ممتد ہوتا چلا جائے گا

اسکے بعد محترم الحاجی سیسے صاحب نے تمام مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے مکرم ڈاکٹر صاحب کی آمد پر بیحد خوشی کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی تعلیمی اور طبی خدمات کو نہایت احسن رنگ میں خراجِ تحسین پیش کیا اور کہا کہ ہم یقیناً جماعت احمدیہ کی جبران کن ترقی اور بے لوث خدمات کو کبھی بھی بھول نہیں سکتے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس جماعت نے ہمارے ملک میں اس وقت تبلیغی جہات کا آغاز کیا۔ جبکہ کوئی عرب اور لبنانی یا دوسری جماعت کا کوئی مبلغ یہاں نہیں پہنچا تھا۔ احمدیہ جماعت اپنی اسلامی خدمات کے لحاظ سے یقیناً قابل صد ستائش ہے

محترم الحاج سیسے کے جذبات کے اظہار کے بعد اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم سی۔ پی فورے وزیر صحت نے اپنی تقریر کا آغاز فرمایا کہ "ایک ماہر تعلیم اور وزیر صحت ہونے کی حیثیت سے میں اس بات پر خوشی اور مسرت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جماعت احمدیہ قومی سطح پر بے لوث رنگ میں ہمارے ملک کی دینی تعلیمی اور طبی محاذ سے نہایت شاندار خدمات سرانجام دے رہی ہے یہ دین کی پاکیزگی اور انسانی صحت ہی ایسی چیزیں ہیں جو انسان کو صحیح رنگ میں خدا شناس بنا سکتی ہیں اور احمدیہ جماعت اپنے مقدس رہنما کی ہدایات کے تحت خدا کے فضل سے پورے طور پر اس میں کوشاں ہے۔"

وزیر صاحب موصوف نے مزید فرمایا کہ مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس قسم کے کلینک سنٹر آپ لوگ جورو، رہ کوبہ اور سیگبویما میں بھی کھولنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ میری وزارت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپ کی ان کوششوں کے سلسلہ میں احمدیہ مشن کو ہر ممکن امداد دی جائے گی۔

میں اس کلینک کے سٹاف اور انکی کوششوں کی کامیابی کا دلی خواہاں ہوں اور میں اس علاقہ کے لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس کلینک کی کامیابی کیلئے ہر طرح تعاون کر کے ممنون فرمائیں۔

مکرم وزیر صحت صاحب موصوف کی تقریر کے بعد خاکسار مقبول احمد ذبیح انچارج احمدیہ مشن شرقی صوبہ نے اس تقریب کی کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور تمام آنے والے معززین اور دیگر مہمانوں کی تشریف آوری اور اس تقریب کو کامیاب بنانے میں حصہ دار بننے پر ہدیہ تشکر پیش کی۔ نیز ہر اس شخص کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اس تقریب کو کامیاب بنانے میں ہماری مدد کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

جلسہ کی کارروائی کے بعد محترم وزیر صاحب اور مکرم امیر صاحب کی قیادت میں تمام حاضرین کلینک کی طرف تشریف لے گئے دروازے کے باہر کھڑے ہو کر مکرم امیر صاحب نے سب حاضرین سمیت ایک لمبی دعا کرائی۔ اس اجتماعی دعا کے بعد مہمانِ خصوصی وزیر صحت صاحب نے فیتہ کاٹ کر کلینک کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ اور دفتر میں تشریف لے جا کر وزیٹر بک پر دستخط کئے اور کلینک کا معائنہ کیا۔ وہیں پر بعض خاص خاص مہمانوں کی خدمت میں سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مؤلفہ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک التبشیر پیش کی گئی۔

یہاں سے فارغ ہو کر مہمانِ خصوصی بمعہ دیگر معززین دوبارہ چیفڈم ہال میں تشریف لائے جہاں ان کی خدمت میں ہلکے مشروبات اور بسکٹ پیش کئے گئے۔

اس ترو تازگی کے بعد مہمان خصوصی نے بمعہ چند معززین کے آرام کیا۔ اس دوران "ڈیول" مختلف رنگ میں خوشیوں کے شادیانے بجاتے ادھر ادھر گھومتے رہے۔ یہ چیز ایک عجیب و غریب سماں پیش کر رہی تھی۔

محترم چیف گمانگا صاحب کی طرف سے

سکول میں یک صد کے قریب بعض چیدہ احباب کی دعوت طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس دعوت کی یہ خصوصیت تھی کہ اس میں پاکستانی اور افریقن دونوں طرز کے کھانے تیار کئے گئے تھے۔ مہمان دونوں قسم کے کھانے کھا کر بہت لطف اندوز ہوئے رنگا رنگ کھانوں کے علاوہ افریقن پاکستانی اور لبنانی اقوام کے افراد کا امتزاج ایک نہایت خوشنما اور حسین منظر پیش کر رہا تھا۔ اس دعوت کے بعد یہ نہایت پُرمسرت دلکش اور بابرکت تقریب اپنی نہ مٹنے والی یادوں کے نقوش چھوڑتی ہوئی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

اس تقریب کی کامیابی کا سہرا ہمارے محترم پیرامونٹ چیف گمانگا صاحب پریذیڈنٹ جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون مکرم بشیر احمد صاحب اختر پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول بواجے بو۔ مکرم عطاء الرحیم صاحب حامد۔ مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب مکرم کمال الدین صاحب جبیب اور مکرم آئی کے محمد صاحب کے سر ہے۔ جنہوں نے دن رات بے لوث رنگ میں کام کر کے اس تقریب کو کامیاب بنانے میں ہماری مدد کی۔

اللہ تعالیٰ ان سب برادران کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور اپنی برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

درخواست دعا

ڈاکٹر بشیر ظہور احمد خاں صاحب، سٹیشن آفیسر فلڈ کنٹرول گیجٹ بیشیر حمد ایک ماہ سے کئی اقسام کے عوارض سے صاحب فراش تھے۔ اب خدا تعالیٰ کی خاص عنایت اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کی برکت سے شفایاب ہو رہے ہیں۔ ابھی کچھ تکلیف ہر قدر ہوتی ہے۔

احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی اور خادم احمدیت بننے کی درخواست دعا ہے۔

خاکسار

غلام محمد خان صدر جماعت احمدیہ
(مانو کشمیر)

جماعت احمدیہ یادگیر میں

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سلمہ کا ورود مسعود

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر

مورخہ ۲۷ر جولائی ۱۹۷۱ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ مع حضرت بیگم صاحبہ اور میاں کلیم احمد صاحب یادگیر میں منتقل ہوئے جماعت کے جملہ افراد قطاروں میں آپ کے استقبال کے لئے چشم براہ کھڑے تھے آپ کی آمد پر اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا گیا۔ اور روحانی نعرے لگائے گئے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے جملہ احباب سے مصافحہ کیا اور احباب جماعت نے پھولوں کے ہار پہنائے۔ محترمہ بیگم صاحبہ سلمہا کے استقبال اور خوش آمدید کے لئے احمدی مستورات بھی کثیر تعداد میں جمع تھیں۔ اس طرح اہل جماعت احمدیہ یادگیر نے پیار و اخلاص اور ایثار بھرے جذبات کا اظہار کیا۔

مصروفیات

سفر کی تکان کے باوجود آپ نے متعدد بار جماعت کو مختلف رنگوں میں مخاطب فرمایا ایک موقعہ پر جماعت کے احباب کثیر تعداد میں جمع تھے۔ آپ نے فرمایا کہ آج ہر شخص آپ کے عملی نمونہ کو دیکھنا چاہتا ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم دنیا کی اس پیاس کو اپنے نیک و خوبصورت عمل کے ذریعہ ٹھنڈا کریں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ احیائے اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور اس نیک کام کی تکمیل کی ذمہ داری ہم پر ڈالی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کو ان اصولوں پر تعمیر کریں جس کے ذریعہ سے یہ تکمیل ہو۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا اس وقت بے شمار خرابیوں کی شکار ہو چکی ہے۔ اس لئے جماعت کے ہر فرد پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ احمدیت کے پیغام کو پھیلائے تا اب روحانی چشمہ سے پیاسی روحیں سیراب ہوں۔

آپ نے احباب جماعت کو ذکر الٰہی۔ درود شریف اور قرآن کریم کو پڑھانے اور پڑھنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا کی تمام ضرورتوں کو صرف قرآن مجید کی تعلیم ہی پورا کر سکتی ہے۔ اگر ہم اس پر غور و فکر اور تدبر سے کام لیں اگر ہم قرآن کریم کی تعلیم اور رسول کریم صلعم کے اسوہ حسنہ پر چلیں تو یقیناً خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ایسا ہی سلوک کرے گا جیسا آنحضرت صلعم کے صحابہؓ کے ساتھ کیا تھا خدا تعالیٰ کے اس پیار کے حسین جلوے جماعت احمدیہ کے ہر فرد نے آج تک بیشمار دیکھے ہیں اور اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہزارہ جلوے دکھائے گا

خطبہ جمعہ

مورخہ ۳۰ر جولائی کو جمعۃ المبارک تھا آپ کی آمد اور خطبہ کی خبر سن کر غیر احمدی مستورات کثرت سے جمعہ میں شریک ہوئیں آپ نے زریں نصائح پر مبنی روح پرور خطبہ فرمایا۔ اور باہم محبت و رافت و الفت کے ساتھ رہنے کی طرف متوجہ کیا۔ نیز آپ نے رسول کریم صلعم کی ایک حدیث کو پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آپؐ نے مومن کی مثال کھجور کے درخت سے دی ہے۔ اور وہ ایک ایسا درخت ہے کہ جس کی ہر ایک چیز کام میں آتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کریں۔ ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ کے ساتھ مضبوط تر تعلق قائم کرنا چاہیئے اگر ہم دنیا میں خدا تعالیٰ کی توحید اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تو پھر ہمارے پاس ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم دعاؤں پر زور دیں۔ اور نرمی، محبت و رافت، حسن سلوک سے اپنے بھائیوں اور جمیع بنی نوع انسان کے دل جیت لیں۔ آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریکات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ احباب کو وقف عارضی میں حصہ لے کر تبلیغ کے کام کو بھی تیز تر کر دینا چاہیئے نیز تعلیم القرآن کریم کم از کم ناظرہ پڑھنا نہ جانتا ہو اور کوئی فرد مرد ہو یا عورت اسلام کی تعلیم اور جماعت احمدیہ کے عقائد سے واقف نہ ہو۔ جماعت کے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ انہیں جائزہ لیتے رہنا چاہیئے کہ ہم پر ہر روز طلوع ہونے والا سورج ایک نئی ترقی کا پیغام لے کر آتا ہے۔ آپ نے اس موقعہ پر پانچ نکاحوں کے اعلانات بھی فرمائے۔

لجنہ اماء اللہ۔ بعد نماز جمعہ لجنہ اماء اللہ کا جلسہ منعقد ہوا اس میں غیر از جماعت مستورات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس جلسہ کو محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ سلمہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے احمدی ماؤں کو اس طرف توجہ دلائی کہ وہ اپنی اولاد کی صحیح معنوں میں تربیت کریں۔ آپ نے بتایا کہ اسلام نے اس عورت کو بہت اونچا مقام دیا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم اس کی قدر کریں اور اس عظیم مقام کو اپنی غفلت سے ضائع نہ کر دیں۔ ہم اگر آئندہ نسل کی حفاظت تربیت اور تعلیم کی طرف توجہ کریں گی تو صحیح معنوں میں اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے والی ہوں گی۔ آپ نے تعلیم و تربیت کے مختلف پہلوؤں پر بڑے حسین انداز میں روشنی ڈالی۔ رسول کریم صلعم اور آپؐ کی ازواج مطہرہ کی زندگیوں کے واقعات بیان فرماتے ہوئے کہا کہ ہمیں اس نمونہ کو اپنانا چاہیئے۔ آپ نے عورتوں کو نماز۔ ذکر الٰہی۔ دعاؤں اور تلاوت قرآن کریم کے التزام کی طرف توجہ دلائی۔

آپ کا چھ یوم کا مختصر قیام بڑے خوشگوار ماحول میں گذرا۔ اور ہر آدمی اس بات سے مسرت محسوس کر رہا تھا کہ ہم میں ایک مبارک و مقدس خاندان کے افراد تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ اپنی برکتیں نازل فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دورہ کو جماعت احمدیہ یادگیر کے لئے ہر جہت سے مزید فتوحات کے باعث بنائے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم جناب یونس خان صاحب ہم لوگوں کو داغ مفارقت دے کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار

عاشق خان احمدی انڈیر بگ
(وارڈ نیسہ)

بقیہ: [illegible]

دُنیا کا مستقبل اسلام کے ہاتھ میں!

(بقیہ صفحہ نمبر ۲)

بھول جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اُن باتوں کو جو اسلام کے پہلے عروج کے بعد وقتی زوال سے متعلق ہیں اور نظر انداز کر دیتے ہیں ان پیش خبریوں کو جو اس وقتی زوال کے بعد شاندار نشأۃ ثانیہ کی نشاندہی کرتی ہیں چنانچہ اسلام کے پہلے عروج کے بعد تنزل کے دَور آنے کے بارہ میں رسول اللہ کا انتباہ بدا الاسلام غریبًا وسیعود غریبًا کوئی معمولی انتباہ نہیں۔ اس میں پہلے ہی واضح کر دیا گیا تھا کہ اسلام کی ابتدا جس طرح اجنبیت کے ماحول میں ہوئی تھی اور سب کے سب لوگ اس کے لئے اوپرے اور انجانے بنے رہے۔ کوئی بھی اسلام کو اپنے گھر میں جگہ دینے کے لئے تیار نہ تھا تا آنکہ وہ خدا تعالےٰ کے خاص فضل اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور شب و روز کی دعوت و تبلیغ اور ثبات قدمی نے اہل عرب کے دل جیت لئے تب اجنبیت کی جگہ اسلام کے لئے ایسی اُنسیت پیدا ہوئی کہ دُنیا نے یدخلون فی دین اللہ افواجًا کا منظر بھی دیکھا۔ ایسے وقت میں رسول اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اسلام کی ایسی مقبولیت کے بعد اسلام پر ایسا وقت بھی آنے والا ہے کہ خود اسلام کے نام لیوا بھی روح اسلام سے بے بہرہ اور خالی ہو جائیں گے۔ اور اسلام پھر "اجنبیت" کے دن آ جائیں گے۔

اس جگہ یہ بتا دینا بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ مذکورہ حدیث کے یہ معنے اور تشریح وہی ہے جو مولانا حسین احمد صاحب مدنی نے اپنے ایک مکتوب محررہ ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۷۲ ہجری میں کی اور یہ مکتوب مفت روزہ الجمعیتہ کے تازہ پرچہ ۲۰ اگست ۱۹۷۱ء میں شائع ہوا۔ اس میں وسیعود غریبًا کی تشریح و تفصیل بیان کرتے ہوئے مولانا موصوف لکھتے ہیں:-

"پھر آخر زمانہ میں یہ فضا بدل دی جائے گی اور رفتہ رفتہ لوگوں کے مزاج ماؤف ہو جائیں گے اور اسلام سے بیگانگی لوگوں میں پیدا ہو کر اس قدر بڑھ جائے گی کہ وہ مثل ابتدا کے بالکل غیر مانوس اور اوپرا بن جائے گا جیسا کہ آج کل مشاہدہ ہو رہا ہے غیر مسلم تو متنفر ہیں ہی خود مسلمان بھی اسلامی اصول اور عقائد اور اعمال سے متنفر نظر آتے ہیں"

الغرض اسلام پر موجودہ ضعف اور ناتوانی کا دور بھی انہی تقدیروں میں سے ایک تقدیر ہے۔ باوجود اس کے دور بین نگاہوں سے ایسے وقت میں نصرت الٰہی کا وہ وعدہ بھی اوجھل نہیں ہو سکتا جس کا تذکرہ ایک طرف آیت کریمہ ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ کے الفاظ میں کیا گیا ہے اور دوسری طرف زبان نبوی نے ان الفاظ میں تسلی دے رکھی ہے کہ کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم کہ اُمت محمدیہ کی اس ناگفتہ بہ حالت کے وقت امام مہدی اور مسیح موعود کے ذریعہ نصرت الٰہی ظاہر ہوگی تا آنکہ سورۃ الصف میں دیا گیا اسلام کے لئے روحانی غلبہ کا وعدہ لیظہرہ علی الدین کلہ پورا ہوگا۔

پس جن صورت میں کہ بقول مولانا حسین احمد صاحب مدنی اسلام پر اجنبیت اور اوپرے پن کا یہی وقت ہے تو ضرور ہے کہ اس وقت میں خدا تعالیٰ کی نصرت و تائید بھی امام مہدی کے ذریعہ ظاہر ہو۔ کیونکہ اس مقدس وجود کے ظہور فرما ہونے کا بھی یہی زمانہ ہے اور قرآن و حدیث میں مذکور تمام ایسی علامات اسی زمانہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ اسلئے برناڈشا کی ذاتی تحقیق اور اسلام کے بغور مطالعہ کے بعد اس کی یہ قطعی رائے کہ دنیا کا مستقبل اسلام کے ہاتھ میں ہے۔ اسلام کی صداقت پر ایسی زبردست شہادت ہے جس کے ساتھ قرآن و حدیث اور زمانہ حاضرہ کے حالات کی مطابقت (جس کا حال ابھی ہم نے بیان کیا) اسلام کی صداقت پر زبردست اندرونی شہادت کا درجہ رکھتی ہے اس لئے ان دوہری شہادتوں کے بعد استبارہ میں کسی طرح کا شبہ نہ رہا کہ جارج برناڈشا نے جو کچھ بیان کیا تھا بالکل صحیح اور درست تھا اور وہ وقت دور نہیں جبکہ دُنیا خود اس کی حقیقت کو پہچان جائے گی!!

یہاں تک تو ہم نے جارج برناڈشا کی اُس بات کی تائید میں تفصیل عرض کی ہے جو ان کا راستہ کا گویا عمومی پہلو تھا یعنی دنیا کے مستقبل کا کلی الا ولیٰ ق اسلام کے ہاتھ میں ہونا لیکن زیر نظر اقتباس میں برناڈشا کی بات کا ایک دوسرا پہلو بھی نمایاں کیا گیا ہے اور وہ ایسے پر

سکندر آباد میں محترم صاحبزادہ صاحب کا درس القرآن

۱۶ اگست۔ سکندر آباد اللہ دین بلڈنگ میں مقامی جماعت کی طرف سے درس القرآن کی ایک تقریب کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم بشیر الدین اللہ دین صاحب سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جید علماء کرام حضرت مولانا روشن علی صاحب رضی اور حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی رض نے اللہ دین بلڈنگ میں قرآن کریم کا درس شروع کیا تھا اور ایک عرصہ تک درس جاری رہا جس کے نتیجہ میں حضرت عبداللہ الہ دین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور آپ کا خاندان جماعت احمدیہ میں داخل ہوا۔ اور پھر اس خاندان کے ذریعہ ہزاروں نفوس نے آغوش احمدیت میں آنے کی سعادت حاصل کی۔ بعدہٗ حضرت نیر صاحب رض و دیگر بزرگان کے ذریعہ سے درس القرآن کا سلسلہ جاری رہا۔ اب حضرت سیٹھ صاحب کے پوتے مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب ہر اتوار کو قرآن کریم کا درس دیتے ہیں محترم موصوف کا انداز بیان سلجھا ہوا اور تدلل در درس ہوتا ہے۔

اس تقریب میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے سورۃ فاتحہ کی پُر معارف تفسیر بیان فرمائی۔ نیز تفسیر القرآن کے متعلق چند اصولی باتیں بیان فرماتے ہوئے بتایا کہ سب سے پہلے کسی آیت کا مفہوم سمجھنے کے لئے تفسیر بالقرآن کے اصول کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم کا ایک حصہ دوسرے حصہ کی تفسیر کر دیتا ہے۔ دوسرے نمبر پر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اسوۂ مبارکہ ہے تیسرے نمبر پر احادیث نبوی جو بعد میں جمع ہوئی ہیں اور کتب میں درج ہیں۔ بشرطیکہ وہ قرآن کی صریح مخالف نہ ہوں کیونکہ احادیث کے بیان کرنے میں غلطی کا امکان ہے۔ قرآن کریم ایک محفوظ کتاب ہے۔ پھر مشاہدہ اور سائنس کیونکہ الہام خدا کا قول اور ثابت شدہ سائنس یا مشاہدہ میں آ چکی ہے خدا کا فعل ہے۔ خدا کے قول اور فعل میں تضاد نہیں ہوتا۔ البتہ تفہیم قول یا تفہیم فعل میں جب غلطی ہو جاتی ہے تو تضاد دکھائی دینے لگتا ہے۔ جو حقیقی نہیں ہوتا۔ درس میں بعض غیر احمدی معززین نے بھی شرکت فرمائی۔ حیدر آباد میں قائم شدہ قرآن و سیرت سوسائیٹی کے معزز ممبر مکرم نور الدین الہ دین صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ اور بہت اچھا اثر لیا۔ ہوائی سفر پر بھی موصوف حضرت صاحبزادہ صاحب کو الوداع کہنے کے لئے تشریف لائے۔ اور خصوصی رنگ میں حضرت صاحبزادہ صاحب سے درخواست دعا کی۔

بعد دعا یہ مقدس تقریب انجام پذیر ہوئی۔ اس موقعہ پر لاؤڈ سپیکر کا اچھا انتظام تھا۔ مستورات نے بھی پردہ میں شرکت کی حاضری تقریباً ڈیڑھ صد افراد پر مشتمل تھی۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو قرآن کریم کو پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے۔ اور اس کی برکات سے احسن رنگ میں مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔

خاکسار عبدالحق مبلغ سلسلہ از سکندر آباد

دُعائے مغفرت

بہت ہی دکھ افسوس اور غم کے ملے جلے جذبات کیساتھ احباب جماعت احمدیہ کو یہ خبر پہنچائی جاتی ہے کہ محترم خالو جان سید غلام مصطفےٰ صاحب مظفر پور ۹ اگست کی رات ۸ بجے اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، خاندان حضرت مسیح الموعود علیہ السلام صحابہ کرام، بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ مبلغین کرام اور احباب جماعت سے محترم خالو جان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے اور محترمہ خالہ جان پیارے بھائیوں اور بہنوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اُن سبھوں کا حامی و ناصر ہو اور انہیں اپنے بزرگ والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین۔ موصوف موصی تھے انہیں امانتًا تو بہیں رکھ کر سپرد خاک کر دیا گیا۔ میں احباب سے نماز جنازہ غائب پڑھنے کی درخواست کرتا ہوں

فاکسار سید داؤد احمد کھا... سید... طالب علم... ظفر...

حوالہ۔ اسلام کی نسبت ایک تخمیص کا پہلو جو اقتباس کے آخری حصہ میں مذکور ہے۔ اس کی مکمل تفصیل کیا ہے اسبارہ میں ہم آئندہ اشاعت میں گفتگو کریں گے انشاء اللہ۔

ہفتہ تحریک جدید

۲ راخاء (اکتوبر) تا ۸ راخاء

جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ اس سال ہفتہ تحریک جدید بتاریخ ۲ رتا ۸ راخاء منائے جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس ہفتہ کو اس کے شایانِ شان منانے کے لئے مقامی طور پر ابھی سے احباب کو تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ تاکہ بروقت احباب جماعت کو جلسوں کی صورت میں اجتماعی طور پر اور وفود کی صورت میں انفرادی طور پر اس تحریک کی اہمیت اور ضرورت سے آگاہ کیا جا سکے اور پھر اس کے مطابق احباب کو ان قربانیوں کے لئے تیار کیا جاسکے۔ جن کا مطالبہ آج اقوام عالم کے اخلاقی و روحانی حالات کر رہے ہیں۔ اور اس تحریک کو زیادہ سے زیادہ مشتہر کیا جائے۔

احباب کی سہولت کے پیش نظر اس موقعہ پر اخبار بدر کا تحریک جدید نمبر خاص اور پر شائع کرایا جائے گا جس کے لئے بعض اہل قلم حضرات مبلغین سلسلہ اور جملہ سرکردہ افراد جماعت سے تعاون کی درخواست کی گئی ہے۔

اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کے لئے کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو

وکیل المال تحریک جدید قادیان

امتحان "سیرت طیبہ"

قبل ازیں بذریعہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ اس سال نظارت دعوت و تبلیغ نے کتاب "سیرت طیبہ" مع ضمیمہ "درِ منثور" کا امتحان مقرر کیا ہے جو جماعہائے احمدیہ بھارت کو اخبار بدر کے علاوہ صدر صاحبان، مبلغین و معلمین کرام کے ذریعہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کریں۔

اب تک اکثر جماعتوں کی طرف سے امتحان میں شریک ہونے والے بھائیوں اور بہنوں کے نام نظارت ہذا میں آ چکے ہیں۔ مگر بعض جماعتوں کی طرف سے تا حال کوئی اطلاع نہیں ملی۔ لہٰذا ایسی جماعتیں اور افراد جنہوں نے امتحان دینے والوں کے نام اب تک نہیں بھیجے توجہ فرما کر جلد امید واران کی فہرستیں بھجوا دیں۔ صوبہ اتر پردیش کی جماعتیں زیادہ توجہ سے کام لیں۔

نوٹ:۔ تاریخ امتحان کا اعلان انشاء اللہ جلد کر دیا جائے گا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ہر قسم کے پرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ — نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mango Lane Calcutta-1

تار کا پتہ: AUTOCENTRE — فون نمبرز: 23—1652، 23—5222

خدا تعالیٰ کی خاطر مال پیش کرنے والا

بہت زیادہ برکت حاصل کرتا ہے

وقف جدید کی تحریک میں جن دوستوں کے وعدہ جات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت مبارک میں پیش کئے گئے ہیں۔ دفتر کے ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی اکثر دوستوں نے ادائیگی نہیں کی ہے۔ وقف جدید کے سال کو آٹھ ماہ گذر رہے ہیں۔ وصولی کی کمی کی وجہ سے سلسلہ وقف کے اخراجات پورا نہ ہونے کا خدشہ ہے۔ اس لئے وقفِ جدید کی تحریک میں خدا تعالیٰ کی خاطر جن دوستوں نے اپنے وعدے پیش کئے ہیں وہ اس ادائیگی کی فکر کریں۔ اور اپنے وعدوں کے اضافہ کے ساتھ ادائیگی کریں۔ کیونکہ اکثر دوستوں کے وعدے ان کی حیثیت سے بہت ہی کم ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی سچ فرمایا ہے کہ:۔

"اگر کوئی تم میں سے خدا تعالیٰ سے محبت کرکے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔"

وقفِ جدید کی تحریک سیدنا المصلح الموعودؓ کی جاری کردہ تحریک ہے۔ یہ وہ یادگاری کارنامہ ہے جو رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔ جیسا کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:۔

"جو فیصلہ آسمان پر ہو چکا ہے زمین پر نافذ ہو کر رہے گا۔ دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی۔ لیکن اس راہ میں انتہائی قربانی پیش کرنا ہمارا فرض ہے۔"

میں دعا کرتا ہوں کہ

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احباب جماعت کو مالی قربانی کے میدان میں ہمیشہ اپنا قدم آگے بڑھانے کی سعادت بخشے۔ آمین۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

درخواست دُعا

عزیزم ایم۔ اے رحمٰن صاحب بی۔ ایس۔ سی صنعت نگر حیدر آباد میں الیکٹرک لیمپ کی ایک فیکٹری قائم کر رہے ہیں جو آندھرا پردیش میں پہلی فیکٹری ہے حضرت صاحبزادہ صاحب کی حیدر آباد میں تشریف آوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مورخہ ۵ راگست کو موصوف نے محترم صاحبزادہ صاحب اور بعض دیگر سرکردہ احباب کو مدعو کیا۔ آپ نے پہلے فیکٹری ایریا ملاحظہ کیا پھر دعا فرمائی۔ مکرم رحمن صاحب نے مدعوین کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی۔ اور ازاں بعد -/۵ چندہ بیرونی مساجد میں -/۵ ادا کئے۔ خدا تعالیٰ ان کے اس کام میں برکت ڈالے فیکٹری کو کامیاب کرے اور انہیں خدماتِ دینیہ کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ خاکسار رشید الحق فضل مبلغ سلسلہ حیدر آباد۔

ولادت

حیدر آباد ۱۲ راگست۔ مکرم مرزا شریف احمد بیگ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ موصوف نے اظہار تشکر کے لئے اعانتِ بدر میں -/۵ بیرونی مساجد میں -/۵ چندہ ادا کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

خاکسار عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدر آباد